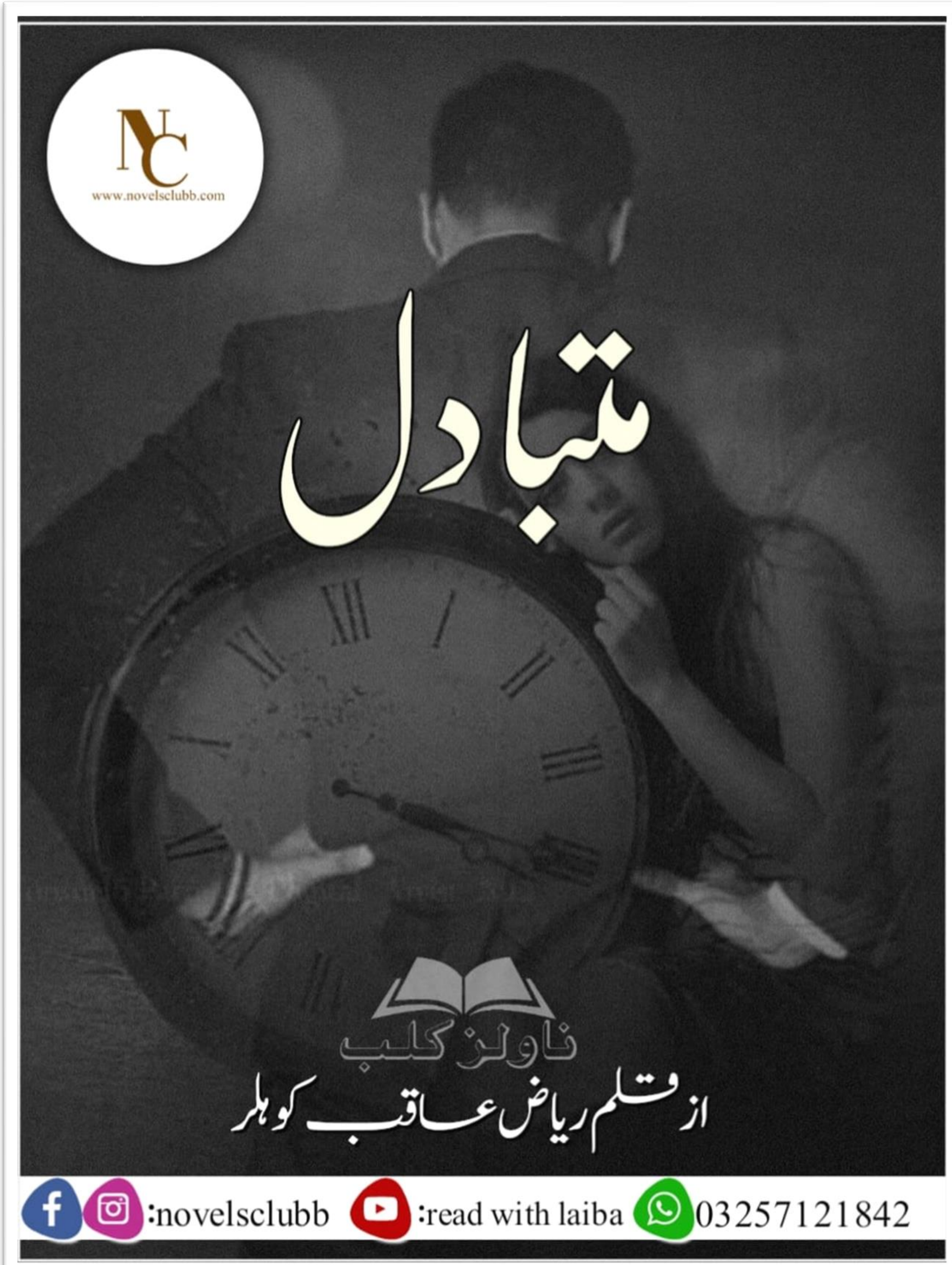
www.novelsclubb.com
متبادل
ناولز کلب
از قلم ریاض عاقب کوہلر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

متبادل

از قلم

ریاض عاقب کاہلر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

متبادل

قسط نمبر 1

ریاض عاقب کوہلر

سناٹے کا راج تھا، یوں کہ اپنے سانسوں کی آواز بھی اسے سنائی دے رہی تھی۔اچانک ہی صحن میں کسی کے دبے قدموں چلنے کی آواز آنے لگی۔خشک پتے آنے والے کے قدموں تلے چرمرائے اور اس کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

اس نے موبائل فون کی سکرین پر نگاہ دوڑائی کوئی سگنل نہیں آرہے تھے یقینا مکان کو گھیرنے والوں نے جیمر وغیرہ استعمال کر کے موبائل فون کی سروس بند کر دی تھی۔

وہ لرزتی کانپتی لائن فون کی طرف بڑھی، ڈرائینگ روم میں روشنی جل رہی تھی۔باہر چلنے والی ہوا سے کھڑکی کے پردے تھوڑا ہٹے۔یوں لگا جیسے کوئی گھور رہا ہو۔اس نے فوراََ ہی فرش پر بیٹھ کر صوفے کی آڑ پکڑی اور پھر گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے تپائی پر رکھے فون کی طرف بڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ایک دھماکا ہوا، کچھ پختہ فرش پر گرا۔ شاید کوئی گملا تھا۔ وہ اچھل پڑی تھی۔ چیخ روکنے کے لیے اس نے بے ساختہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

ایک تیز سرگوشی ابھری یوں جیسے کوئی کسی کو ڈانٹ رہا ہو۔ وہ گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی ٹیلی فون سیٹ تک پہنچی۔ مگر ریسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہی اس کا دل ہولنے لگا۔ فون کی تار کسی نے کاٹ دی تھی۔ دل میں دبی امید کی ہلکی سی کرن کے زیر اثر اس نے کریڈل کو چند بار مسلسل دبایا مگر کوئی ٹون نہیں ابھری تھی۔ زوردار چھناکے کے ساتھ برآمدے میں لگی ٹیوب لائٹ ٹوٹی۔ آنے والوں کے پاؤں تلے ٹیوب لائٹ کے نازک شیشوں کا مزید چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہونا گویا صور اسرافیل کی طرح اس کے کانوں میں گونجا تھا۔ وہ لرزتی کانپتی دیوار کی طرف بڑھی اور ڈرائینگ روم میں جلتی روشنی بجھا کر خواب گاہ کی طرف بھاگ پڑی۔

"وہ جاگ گئی ہے۔" کسی کی تیز سرگوشی اس نے بھاگتے ہوئے بھی سن لی تھی۔

"اگر بھاگنے کی کوشش کرے تو گولی مار دینا۔" نیا حکم باآواز بلند دیا گیا گویا اس کے جاگ جانے کی انھیں کوئی پروا نہ تھی۔

وہ سہم گئی، اس کی خوب صورت آنکھیں دہشت کی وجہ سے مزید پھیل گئی تھیں۔ سفید چہرہ خوف سے پیلا پڑ رہا تھا۔ شب خوابی کا لباس اس کے پرکشش جسمانی خطوط کو چھپانے میں بالکل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی ناکام نظر آتا تھا۔ مگر اس وقت اسے لباس کا کوئی ہوش نہیں تھا۔ خواب گاہ کے دروازے کو اس نے کنڈی کر دیا، البتہ ڈرائینگ روم کا دروازہ کنڈی کرنا اسے بھول گیا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے خواب گاہ سے نکل کر ڈرائینگ روم کا دروازہ کنڈی کرنے کا سوچا مگر پھر اسے باہر نکلنے کی جرّات نہ ہوئی۔

دروازہ کھول کر قدموں کی چاپ اندر آتی سنائی دی۔ ڈرائینگ روم کے فرش پر قالین وغیرہ بچھا ہوا نہیں تھا۔ خوب صورت سفید ٹائل سے بنے فرش پر چند آدمیوں کے جوتوں کی "ٹک ٹک۔" سن کر اس نے چابی کے سوراخ سے آنکھ لگائی۔ آنے والے چار آدمیوں کا نچلا بدن نظر آرہا تھا چاروں نے کالی پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ خواب گاہ کے دروازے کے سامنے آکر رک گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

دورازے پر ہونے والی دستک سے اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔ وہ گہرے گہرے سانس لے کر خوف کو زائل کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ دروازہ ایک مرتبہ پھر دھڑ دھڑایا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک کرخت آواز ابھری۔

"دروازہ توڑ دو۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک دم کوئی دروازے سے ٹکرایا۔ وہ کندھوں سے دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لرزتے وجود اور متوحش آنکھوں سے وہ چاروں اطراف میں چھپنے کی کوئی جگہ تلاش کر رہی تھی۔ اسی وقت دروازے کی کنڈی نے ٹوٹ کر شکست کا اعلان کیا۔ چاروں دندناتے ہوئے اندر گھس آئے تھے۔ جلدی سے کھڑے ہو کر اس نے دیوار سے پیٹھ لگا لی۔

"ان کے لیڈر نے حکم دیا۔ "بیڈ کے نیچے دیکھو۔

اسی وقت وہ دروازے کے پیچھے سے نکل کر بھاگی، اس کا رخ بیرونی دروازے کی طرف تھا۔

"اس کے قدموں کا شور سن کر کوئی چیخا۔ "وہ بھاگ رہی ہے۔

پستول کے دو تین فائر ہوئے لیکن وہ ڈرائینگ روم کا دروازہ عبور کر گئی تھی۔ برآمدے میں بکھری ٹیوب لائیٹ کی کرچیوں نے اس کے ننگے پاؤں کو زخمی کر دیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے وہ منھ کے بل گری۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی زوردار۔ "کٹ۔" کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی اس کا تعاقب کرنے والے چاروں آدمی رک گئے تھے۔

" بہت خوب میڈم کلپنا۔۔۔" ایک خوشامدانہ آواز ابھری۔ وہ مسکراتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میڈم آپ اگلے منظر کی عکس بندی کے لیے میک اپ کر لیں۔" ہدایات کار کے کہنے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی وقت ایک ملازم نے چپل لا کر اس کے پاؤں کے پاس رکھ دی جبکہ دوسرے ملازم نے ایک کھلا لبادہ اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے شب خوابی کے لباس کے اوپر ہی پہن لیا تھا۔

☆☆☆

قیمتی کار جنرل ہاسپیٹل کی پارکنگ میں رکی۔ کالے نقاب میں ملبوس لڑکی ڈرائیو کر رہی تھی۔ کار لاک کر کے وہ ہسپتال کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئی۔ ہینڈ بیگ کھول اس نے ایک نظر دوڑا کر کسی چیز کے ہونے کا یقین کیا اور اثباتی سر ہلا کر بیگ دوبارہ کندھے سے لٹکا لیا۔ ایمرجنسی وارڈ سے گزرتے ہوئے اس کی نظر پانچ روتے ہوئے مردوں پر پڑی، تمام کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور انھوں نے فرش پر لیٹی ہوئی ایک لڑکی کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ حجاب پوش لڑکی کا رخ جنرل وارڈ کی طرف تھا۔ لیکن انھیں دیکھ کر اس کے قدم رک گئے تھے۔ وہ بے ساختہ ان کی طرف بڑھی۔

"کیا ہوا۔" نقاب سے جھلکتی خوب صورت آنکھوں کی طرح اس کی آواز بھی نہایت سریلی تھی۔ فرش پر لیٹی جواں سال لڑکی کے چہرے پر پیلاہٹ نظر آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمام کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئی تھیں۔اس کا لباس اور پر رعب انداز سے بیمار لڑکی کے گرد بیٹھے ہوئے لواحقین کو وہ کوئی اہم شخصیت نظر آئی تھی۔

ایک مرد گلوگیر لہجے میں بولا۔"ماری، بہنا سخت بمار ہیے،ڈاکٹر کہت ہیں یہاں علاج نہ ہو سکت ہے۔"(ہماری بہن بیمار ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں یہاں اس کا علاج نہیں ہو سکتا)

کیوں۔"اس نے حیرانی بھرے لہجے میں پوچھا۔"

"اس مرد کے لہجے میں عجیب مایوسی بھری تھی۔"سرکار دی مرضی میڈم جی۔

"نقاب پوش لڑکی نے پاس سے گزرتے سفید کوٹ والے ڈاکٹر کو آواز دی۔"ایسکیوزمی سر۔

جی مس۔"وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔"

"وہ باعتماد لہجے میں پوچھنے لگی۔"اس لڑکی کو وارڈ میں کیوں داخل نہیں کر رہے ہو۔

یہ دل کی مریضہ ہے مس اور یہاں پر دل کے مریضوں کے لیے علاج کی سہولت موجود نہیں ہے۔ صبح سے انھیں یہی بتایا گیا ہے مگر ان کی سمجھ ہی میں نہیں آرہا۔اس طرح رونے دھونے سے یہاں دل کا وارڈ تو نہیں کھل جائے گا نا۔" یہ کہتے ہی ڈاکٹر آگے بڑھ گیا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مردوں کو مخاطب ہوئی۔ ”آپ اسے ہارٹ ہاسپیٹل میں لے جائیں نا، وہاں اس کا علاج ہو جائے گا۔“

”وہ روپے مانگتے ہیں بیگم صاب۔“اس لڑکی سے ایک ہی مرد مخاطب تھا باقی آنکھیں نم کیے امید بھری نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔ وہ وہاں مریضوں کی عیادت ہی لیے آیا کرتی۔ مگر ان مردوں کو روتے دیکھ کر اپنا ارادہ تبدیل کرتے ہوئے بولی۔ ”اچھا اپنی بہن کو اٹھا کر میرے ساتھ لے آؤ۔“

تھوڑی دیر بعد وہ اس لڑکی کے دو بھائیوں کو اپنے ساتھ کار میں بٹھا کر گنگادھر ہارٹ ہاسپیٹل کی طرف جا رہی تھی۔ بچی کے تین بھائی وہیں رک گئے تھے۔ وہ پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ سب سے چھوٹی اور لاڈلی مگر اس کے دل کے دو وال بند تھے اس کی اوپن ہارٹ سرجری ہونے والی تھی۔ وہ غریب اس کے علاج کا خرچا برداشت نہیں کر سکتے تھے تبھی خیراتی ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں بیٹھے رو رہے تھے۔ کوئی گھر اور زمین بھی نہیں تھی ورنہ ضرور بیچ کر بہن کا علاج کرا لیتے۔ برقع پوش میڈم ان کے لیے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئی تھی۔ گنگادھر ایک پرائیویٹ اور مہنگا ہسپتال تھا۔ ان جیسے لوگوں کو اکیلے تو وہاں کسی نے گھسنے نہیں دینا تھا لیکن میڈم کی قیمتی کار کو دیکھ کر چوکیدار نے فوراً گیٹ کھول دیا تھا۔ اگلے گھنٹے ڈیڑھ میں ان کی بہن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے مختلف ٹیسٹ شروع ہو گئے تھے۔ماہر امراض قلب ڈاکٹر کرن مہتہ سے برقع پوش میڈم نے تفصیلی بات چیت کی اوران غریبوں کی بہن کا باقاعدہ علاج شروع ہو گیا۔ہاسپیٹل کی فیس وغیرہ ادا کر کے خوب صورت لڑکی انھیں تسلی دے کر چلی گئی تھی۔ لیکن جانے سے پہلے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی بڑے بھائی کے حوالے کرنے ساتھ اپنا موبائل فون نمبر بھی اسے دے دیا تھا کہ کسی بھی مسئلہ کی صورت میں اسے کال کر لے۔یقیناوہ ان غریبوں کے لیے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئی تھی۔

☆☆☆

"کیا....؟"اس کے لہجے میں شامل حیرانی غیر متوقع نہیں تھی، مگر جانے کیوں ششیکھر کو اس کی حیرانی مصنوعی لگی تھی۔

"شاید آپ پہلے سے اس کے بارے جانتی ہیں؟"وہ سوال کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔

وہ اطمینان سے بولی۔"نہیں، لیکن یہ ناممکن تو نہیں ہے نا۔یوں بھی میرا تعلق شو بز سے ہے اور آپ جانتے ہوں گے کہ اس موضوع پر کئی فلمیں بن چکی ہیں۔"

"مس کلپنا!....یقیناآپ حقیقت اور فلم کے فرق سے اچھی طرح آگاہ ہوں گی۔"

کلپنا نے کہا۔ ’’اچھی طرح، لیکن فلمیں حقیقی زندگی سے متاثر ہو کر ہی بنائی جاتی ہیں۔‘‘ اور پھر چونکتے ہوئے پوچھا۔ ’’ویسے آپ کو یہ کیوں کر لگا کہ میں پہلے سے اس کے بارے جانتی ہوں؟‘‘

’’میرا خیال تھا یہ بات سن کر آپ حیرت سے اچھل پڑیں گی۔‘‘

’’شیکھر صاحب!.... جیون کے اتنے رنگ دیکھ چکی ہوں کہ حیران ہونا بھول گیا ہے۔‘‘

اسی وقت دروازہ کھول کر سعد اندر داخل ہوا، وہ ایک خوب صورت جوان تھا، دراز قامت اور کسرتی بدن کا مالک اسے بھی فلموں میں کام کرنے کی آفر ہوئی تھی، مگر اداکاری اس کے بس سے باہر تھی۔ اسے دل میں چھپے جذبات چھپانا آتا ہی نہیں تھا۔ یہ کام ناممکن دیکھتے ہوئے اس نے آفر ٹھکرا دی تھی۔

’’شیکھر نے کہا۔ ’’آؤ سعد صاحب!.... بیٹھو۔‘‘

’’میں میڈم کو اطلاع دینے آیا تھا کہ سیٹ پر ان کا انتظار ہو رہا ہے۔‘‘ سعد کا لہجہ مؤدبانہ ہونے کے باوجود اپنی حیثیت کا احساس لیے ہوئے تھا۔

’’ہاں چلو۔‘‘ کلپنا نے نشست چھوڑ دی۔

مس کلپنا!.... پھر کیا خیال ہے؟"اسے جانے پر آمادہ دیکھ کر شیکھر نے جلدی سے پوچھا۔ "

کیسا خیال؟"کلپنا کے لہجے میں حیرانی تھی۔ "

اگر،ثانیہ اور آپ کی ملاقات کرائی جائے؟"ثانیہ اس لڑکی کا نام تھا جو کلپنا کی ہم شکل تھی۔ "

شیکھر صاحب!.... ہم شکل ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ میرے برابر ہو گئی ہے۔میں " بالی وڈ کی نمبر ون ہیروئن ہوں اور وہ کل ہی ایک سٹیج شو میں سامنے آئی ہے،میرا اس کا کیا جوڑ ؟"

آپ تو خفا ہونے لگیں۔"شیکھر خفت سے مسکرا دیا۔مگر کلپنا اس کی بات کا جواب دیے " بغیر باہر نکل گئی۔

آپ کی ہم شکل کا کافی چرچا ہو رہا ہے۔"سعد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔گیلری میں " لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی۔

کلپنا منہ بناتے ہوئے بولی۔"بہ قول شیکھر میری ہم شکل ہے۔کل سٹیج شو میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔"

سعد نے کہا۔ ”میں نے بھی یہی سنا ہے۔ شاید تھوڑی بہت مشابہت ہو گی، جسے یار لوگ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔“

کلپنا نے منہ بنایا۔ ”کیا کہہ سکتی ہوں، میں نے دیکھی تھوڑی ہے۔“

سعد نے کہا۔ ”اگر اجازت ہو تو آج اس کے شو کی دو ٹکٹ منگوا لیتا ہوں۔ ایک لوکل تھیٹر میں ہونے والے ڈرامے کے درمیانی وقفے میں پرفارم کرتی ہے، کہا جارہا ہے بہت اچھی رقاصہ ہے۔“

”منگوا لینا۔“ اس نے گویا طوہن و کرہن اجازت دی تھی۔ سعد کے انداز سے واضح نظر آرہا تھا کہ اس کا کلپنا سے ملازم ہونے کے علاوہ بھی کچھ تعلق تھا۔ بلکہ اس بارے بھی فلم انڈسٹری میں کافی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ مگر شوبز سے منسلک لڑکیوں کے لیے یہ باتیں روزمرہ کا حصہ ہوتی ہیں اس لیے کلپنا نے اس بارے کبھی سر درد نہیں لیا تھا۔

وہ باتیں کرتے ہوئے سیٹ پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں بھی یہی موضوع چھڑا ہوا تھا۔ کلپنا کو دیکھتے ہی تمام خاموش ہو گئے تھے۔ کلپنا نے لبادہ اتارا، نیچے اس نے رانوں تک آتا ہوا اسکرٹ پہن رکھا تھا۔ شیکھر کے پاس بیٹھ کر وہ سیٹ تیار ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ فلم کا ہیرو بالکل نیا تھا اس لیے وہ کلپنا سے پہلے وہاں موجود تھا۔ ڈانس ماسٹر، کلپنا کو ڈانس کے سٹپ بتانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منظر ایک بڑے ہال کا تھا جس میں ہزاروں ناظرین کے سامنے ہیرو، ہیروئن ڈانس کرنے والے تھے۔یوں بھی کلپنا ایک منجھی ہوئی رقاصہ تھی۔چونکہ تمام گانا اسی سٹیج پر فلمایا جانا تھا اور ہیرو، ہیروئن نے لباس بھی تبدیل نہیں کرنا تھا اس لیے چند گھنٹوں میں گانے کی عکس بندی کر لی گئی۔سب سے بڑا مسئلہ ہیرو کے ساتھ پیش آرہا تھا جو کلپنا جیسی منجھی ہوئی رقاصہ کا ساتھ نہیں دے پا رہا تھا۔اسی کی وجہ سے منظر بار بار ''ری ٹیک۔'' ہو جاتا۔اس کارروائی میں تین گھنٹے لگ گئے تھے۔کلپنا نے وہاں سے میک اپ روم کا رخ کیا کیوں کہ اسے ایک اور منظر کی عکس بندی کے لیے تیار ہونا تھا جو دوسری فلم کا تھا۔میک اپ روم میں وہ ایک کاغذ پر لکھے اگلے منظر کے مکالمے دہراتی رہی۔گھنٹے بعد وہ میک اپ روم سے نکلی تو سرخ رنگ کے غرارے میں ملبوس، دلھن کے گہرے میک اپ میں تھی۔

www.novelsclubb.com

سعد اس کا منتظر تھا۔وہ اس کی معیت میں سیٹ پر پہنچی۔اس مرتبہ ایک مندر کا منظر تھا جہاں اس کی شادی کا منظر فلمایا جا رہا تھا۔فلم کا ڈائریکٹر کافی دیر سے اس کا منتظر تھا۔فلم میں جلوہ گر ہونے والا ہیرو بھی اس کا ہم عصر ہی تھا۔وہ ہیرو کے ساتھ مل کر آگ کے گرد چکر کاٹنے لگی۔ پروہت اونچی آواز میں اشلوک پڑھ رہا تھا۔وہ پانچ پھیرے ہی لگا پائے تھے کہ اچانک وہاں ولن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی آمد ہوئی۔ وہ اپنے چمچوں کے ساتھ قہقہے لگاتا ہوا وارد ہوا اور ہیروئن کے باپ کو للکارتا ہوا بولا

....

’’شنکر داس، کہا تھا نا رسونتی کی شادی صرف رگھو ہی سے ہو گی۔ ‘‘

کٹ ’’کی آواز آئی اور ولن ہدایت کار کی طرف دیکھنے لگا۔ ‘‘

منوہر ،اپنی آواز میں رعب داب لاؤ یار، کیا بکری کی طرح میں میں کر رہے ہو۔ ’’منوہر ‘‘

،ولن کا اصل نام تھا۔

منظر دوبارہ شروع ہوا۔اور دو تین بار ’’ری ٹیک ‘‘ہونے کے بعد منوہر صحیح انداز میں فقرہ کہہ

پایا تھا۔اور ’’کٹ ‘‘کی آواز کے بغیر وہ منظر جاری رہا۔

لڑکی کے باپ شنکر داس نے ہاتھ باندھ کر کہا۔ ’’میں بنتی کرتا ہوں رگھو اس شادی کو برباد نہ

’’کرو۔

بکواس بند کرو بڈھے، تم نے رگھو کی دھمکی کو مذاق سمجھا تھا۔ لے اب نتیجہ بھگت۔ ’’یہ ‘‘

کہتے ہی اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا اور وہ مسلسل فائرنگ کرنے لگے۔ دلھن کے سوا تمام

خون سے لال ہو گئے تھے۔ دلہا بھی چھاتی میں گولیوں کا برسٹ کھا کر پیٹھ کے بل گرا ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔ رگھو کے اشارے پر اس کے ایک غنڈے نے چیختی چلاتی ہیروئن کو زبردستی کندھے پر اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اونچی آواز میں۔ ''کٹ۔'' پکارا گیا۔ اور تمام گرے ہوئے افراد اٹھ کر مسکرانے لگے۔ وہ منظر کامیابی سے فلما لیا گیا تھا۔ اگلا منظر صرف کلپنا اور رگھو کے آدمیوں کا تھا۔

دس پندرہ منٹ بعد وہ منظر فلمایا جانے لگا۔ ایک آدمی نے کلپنا کو کندھے پر اٹھایا اور وہ چیختی چلاتی ان سے جان چھڑانے کی کوشش کرتی رہی۔ باہر غنڈوں کی جیپیں تیار کھڑی تھیں۔ مندر کی سیڑھیاں اتر کر کار تک جانے کے منظر کو چار باری ٹیک کیا گیا تب جا کر اس منظر کو کامیابی کی سند ملی۔

کلپنا سخت تھک گئی تھی، مگر اس کا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا تھا۔ ایک دوسرے سٹوڈیو میں جا کر اس نے ایک اور فلم کی شوٹنگ میں حصہ لینا تھا۔ میک اپ روم میں جا کر اس نے سرعت سے لباس تبدیل کیا اس دوران سعد اس کے لیے کار لگو چکا تھا۔ وہ سعد کے ساتھ عقبی نشست پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور کے ہمراہ ایک ہتھیار بردار شخص بھی بیٹھا تھا۔ کلپنا کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کالے شیشوں والی کار آگے بڑھا دی۔

''یہ لیں میڈم۔'' سعد نے پیک شدہ برگر اس کی جانب بڑھایا۔ مسلسل شوٹنگ میں مصروف ہونے کے باعث اسے دن کا کھانا یونھی چلتے پھرتے ہی کھانا پڑتا تھا۔

کار کے آگے بڑھتے ہی کلپنا کے موبائل فون پر کسی کی کال آنے لگی۔ سعد نے سکرین پر نظر دوڑا کر موبائل فون اس کی جانب بڑھا دیا۔ سکرین پر موہن لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ''یہ پہلے بھی کال کر چکا ہے، اس وقت آپ شوٹنگ میں مصروف تھیں۔''

دانتوں سے کاٹے برگر کا ٹکڑا نگلتے ہوئے اس نے موبائل فون کان سے لگا لیا۔

''ہیلو۔''

''ارے میڈم آپ نے مصروفیت میں ہم غریبوں کو بھلا ہی دیا ہے۔'' سپیکر سے ابھرتی ہوئی استہزائیہ آواز ظاہر کر رہی تھی کہ کال کرنے والے کے نزدیک کلپنا کی حیثیت عام آدمی سے بڑھ کر نہیں تھی۔

وہ نپے تلے الفاظ میں بولی۔ ''موہن صاحب!.... معذرت خواہ ہوں قسط کی ادائی میں تاخیر ہوئی۔ لیکن مجھے ہفتہ ڈیڑھ مزید چاہیے ہوگا۔''

''اب یوں تو نہ کہیں میڈم، یقیناً آپ ہمیں سختی پر مجبور کر رہی ہیں۔'' موہن کے لہجے میں شامل دھمکی نہایت واضح تھی۔

وہ لجاجت سے بولی۔ ''پہلے کبھی تاخیر ہوئی ہے۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ جانتی تو ہیں کہ انتظار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے کاروبار میں دنوں کے حساب سے سود لگتا ہے۔"

"جی موہن صاحب، مجھے سب معلوم ہے لیکن ان دنوں تھوڑا کڑا وقت آیا ہوا ہے اور میرا خیال ہے ڈیڑھ ہفتہ اتنا زیادہ تو نہیں ہوتا۔"

"مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے ایک ساتھ آٹھ نو فلمیں سائن کی ہوئی ہیں اور ہر فلم کا آدھا معاوضا آپ ایڈوانس وصول کرتی ہیں۔ ایک فلم کے سات کروڑ لینے والی نمبر ون ہیروئن کے لیے دس کروڑ کیا معنی رکھتے ہیں۔" یقیناً اسے کلپنا کے بارے اچھی خاصی معلومات تھیں۔

"میں نے صرف آپ کا نہیں اور بھی کئی افراد کا قرض ادا کرنا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ ہفتے ڈیڑھ کی گنجائش کریں گے یا نہیں؟"

موہن شیطانی انداز میں بولا۔ "ٹھیک ہے، لیکن اس کے لیے آپ کو ایک دو رات کا انعام میری جھولی میں ڈالنا ہوگا۔"

کلپنا کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا، مگر جب بولی تو یہ غصہ اس کے لہجے سے غائب تھا۔ "موہن صاحب، معذرت ساتھ کہوں گی کہ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی بات نہیں۔''موہن اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔''دس کروڑ کی قسط ہے جس پر روزانہ کے حساب سے دس لاکھ سود ادا کرنا ہو گا۔''

کلپنا نے گہرا سانس لیتے ہوئے بے ساختہ آنے والے غصے کو برداشت کیا۔''آپ زیادتی کر رہے ہیں سر۔''

''وہ ترکی بہ ترکی بولا۔''میں یا آپ۔

وہ بادل نخواستہ بولی۔''ٹھیک ہے، دو ہفتے بعد آپ کو گیارہ کروڑ چالیس لاکھ مل جائیں گے۔ لیکن اگلی قسط کا وقت دو ہفتوں بعد ہی شروع ہو گا۔''

بالکل بھی نہیں۔''موہن حتمی لہجے میں بولا۔''یہ دو ہفتے اگلی قسط سے منہا نہیں کیے جا سکتے۔ ہر قسط مقررہ وقت ہی پر ادا ہو گی۔''

چلو اس متعلق بعد میں بات کر لیں گے۔''وہ سٹوڈیو کے گیٹ میں داخل ہو رہے تھے اس لیے کلپنا نے اس مسئلے کو وقتی طور پر ٹال دیا تھا۔ اور موہن نے مزید کچھ کہے رابطہ منقطع کر دیا۔

ڈرائیور کار پارکنگ کی طرف لے گیا۔ سعد کلپنا کو مخاطب ہوا۔''میڈم، اس ڈانسر کے شو کی دو ٹکٹ منگوا لیے ہیں۔''

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوپر نیچے سر ہلاتی وہ کار سے باہر نکلی،ادھ کھایا برگر اس نے وہیں سیٹ ہی پر چھوڑ دیا تھا۔

☆☆☆

شوٹنگ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ختم ہوئی تھی۔وہ سخت تھک چکی تھی۔ایک ساتھ نو دس فلموں میں کام کرنا اتنا آسان بھی نہیں تھا۔گھر واپس جاتے ہوئے وہ سعد کو بولی۔"شاید میں شو دیکھنے نہ جا سکوں۔کھانا کھا کر آرام کروں گی۔تم اکیلے ہی چلے جانا،ہو سکے تو کوئی وڈیو وغیرہ بنا کر لے آنا،دیکھ کر میں اپنی ہم شکل کا دیدار کر لوں گی۔"

سعد نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔"آج سہ پہر کی خبروں میں دو تین ٹی وی چینلز پر آپ کی ہم شکل کے ڈانس کی جھلک دکھائی گئی ہے،میں نے پہلی بار اسے دیکھا ہے۔ہو بہ ہو آپ کی کاربن کاپی لگتی ہے۔"

کلپنا مسکرائی۔"میری ہم شکل ہونے کا اسے اتنا فائدہ تو ملنا چاہیے کہ خبروں میں دکھائی جائے۔"

چوکیدار نے کلپنا کی کار کو پہچانتے ہی دروازہ کھول دیا تھا۔کار کے رکتے ہی وہ نیچے اتری،سعد اس کے ساتھ ہی چل پڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈرائینگ روم سے گزر کر خواب گاہ کی طرف بڑھتے ہوئے سعد نے کہا۔ ''منوہر پروڈکشن، گنگا جی انٹرٹینمنٹ اور سکائی لائن پکچرز کی طرف سے فلموں کی آفر ہوئی ہے۔ اگلے ہفتے میں ایک دو روز کے فرق کے ساتھ تینوں فلموں کا مہورت ہے۔''

''تینوں فلمیں سائن کر لو۔'' وہ بغیر سوچے اطمینان سے بولی۔

''یونھی کہانی پڑھے بغیر۔'' سعد معترض ہوا۔

'' کل سکرپٹ منگوا کر دیکھ لو، اگر سیکس وغیرہ کے مناظر کی زیادہ ڈیمانڈ ہو تو معاوضا بڑھا دینا، مناظر پر اعتراض نہ کرنا اور ایڈوانس کے لیے ساٹھ کے بجائے ستر فیصد پر زور دینا۔''

'' آپ کا شیڈول پہلے ہی بہت سخت ہے، مزید تین فلموں کی گنجائش نکالنا بہت دشوار ہو گا۔''

وہ خواب گاہ میں داخل ہو چکے تھے۔ سعد کے لہجے میں بھی کسی ملازم کے بجائے چاہنے والے کی سی فکر چھپی تھی۔

وہ ایک مڑتے ہوئے اس کی باہوں میں جھول گئی۔ ''کیا کروں سعدی، آخر ماضی کی غلطیوں کو بھی سدھارنا ہو گا۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے چہرے پر ملائمت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ وہ فکر مندی سے بولا۔ "چاند سا چہرہ مسلسل کام کرنے سے مرجھا گیا ہے، تم وقت پر کھاتی پیتی بھی نہیں ہو آخر کب تک یونھی چلتا رہے گا۔"

اس نے سعد کے کشادہ سینے میں منھ چھپاتے ہوئے کہا۔ "سعدی، بہت تھک چکی ہوں۔ آرام کرنا چاہتی ہوں، تمھارے ساتھ بہت سارا وقت گزارنا چاہتی ہوں لیکن حالات ذرا سی بھی اجازت نہیں دے رہے۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا میری جان، میرے بس میں ہو تو تمھاری تکلیفیں لے کر اپنی زندگی کی ساری خوشیاں، سکون اور آرام تمھارا مقدر کر دوں۔"

"کاش میں کہہ سکتی کہ مجھے یہاں سے بہت دور لے جاؤ، ایسی جگہ جہاں بس تم اور صرف تم ہی مجھے نظر آؤ۔" بالی وڈ کی صف اول کی اداکارہ کے لہجے میں چھپی کسی دیہاتی عورت کی روح بول رہی تھی۔ سکرین پر اس کے حسن کے جلوے دیکھ کر لاکھوں کروڑوں دل حسرت بھرے ٹھنڈے سانس لے کر رہ جاتے انھیں معلوم نہیں تھا ہنستی، مسکراتی شوخ و چنچل اداکارہ کن الجھنوں اور بکھیڑوں کی دلدل میں گردن گردن دھنسی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد نے فوراً شکوے کے انداز میں کہا۔ "ایسا تو میں کئی بار کہہ چکا ہوں، مگر نہ تو تم اسلام قبول کرنا چاہتی ہو اور نہ میرے ساتھ بھاگنا چاہتی ہو۔"

وہ روہانسی ہو کر بولی۔ "سعدی، تم جانتے تو ہو کہ موہن داس کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں وہ دنیا کے کسی کونے میں ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ باقی مجھے اسلام قبول کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر ہندو شدت پسند تنظیمیں میرا جینا حرام کر دیں گی۔ دیویا بھارتی نے بھی تو اسلام قبول کرنے کی غلطی کی تھی، دیکھا کیا سلوک ہوا تھا بے چاری کے ساتھ۔ پہلے ہی اتنی بکھیڑوں میں پڑی ہوں ایک نیا محاذ کھڑا ہو جائے گا۔"

"اچھا کھانا کھا کر آرام کرو، میں چلتا ہوں۔" سعد کے پاس اس کی بات کو کوئی جواب نہیں تھا۔ اس کی دونوں آنکھوں اور ماتھے پر باری باری مہر محبت ثبت کرتا ہوا وہ باہر نکل گیا۔ وہ بس تمنا ہی کر سکتا تھا کہ کلپنا بلکہ ان دونوں پر آیا کڑا وقت ٹل جائے۔

☆☆☆

گنیش جی ڈراما کمپنی کے تھیٹر ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ شاید پورا ممبئی شہر ہی امڈ آیا تھا۔ اور اس کی وجہ گنیش جی پروڈکشن کا مزاحیہ ڈراما نہیں، ڈرامے کے انٹرول میں دکھایا جانے والا رقص تھا۔ مست گانوں کی دھن پر تھرکنے والی ثانیہ جمیل نہ صرف انڈین انڈسٹری کی نمبر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ون ہیروئن کلپنا اگنی ہوتری کی ہم شکل تھی، بلکہ اس کی طرح ماہر رقاصہ بھی تھی۔ کافی لوگ تو اسے کلپنا سے بھی اچھی رقاصہ مان رہے تھے۔ البتہ اس سے بات چیت کرنے والوں کا کہنا تھا کہ بول چال میں ثانیہ جمیل مار گئی تھی۔ کیوں کہ اس کا لہجہ بالکل گنواروں کا سا تھا۔ انگلش تو چھوڑو وہ صحیح طریقے سے ہندی بھی نہیں بول سکتی تھی۔

وہ ایک دم ہی نمودار ہوئی تھی اور گزشتا ایک ہفتے سے یہاں پر فارم کر رہی تھی۔ چھوٹے موٹے فلم سازوں کی طرف سے دوسرے ہی دن اسے فلم کی آفر ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے دو مسٹنڈے اور بد اخلاق بھائیوں نے وہ آفر فلمسازوں کے منھ پر دے ماری تھی۔ وہ اپنی بہن کو فلمی دنیا سے دور ہی رکھنا چاہتے تھے۔ شروع کے دو دنوں میں انھوں نے نہایت معمولی معاوضے پر تھیٹر کمپنی کے ساتھ دو دونوں کا معاہدہ دستخط کیا تھا۔ گنیش جی ڈراما کمپنی کا مالک سندر چاولہ، ثانیہ کی کلپنا سے مشابہت کی وجہ سے راضی ہوا تھا۔ پہلے دن تو ان کا شو عام روزمرہ کی طرح ہی چلا تھا۔ البتہ اگلے دن دوپہر تک ہی سارے ٹکٹ نکل گئے تھے۔ ثانیہ کی عوام میں پذیرائی کو دیکھتے ہی اس نے معاہدے میں توسیع کی غرض سے ثانیہ کے بھائیوں سراج اور امان سے بات کی مگر دونوں نے انکار میں سر ہلا دیا۔ ان کا تعلق خانہ بدوش قبیلے سے تھا اور تینوں بہن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھائی مادری زبان میں بات کرتے تھے۔ وہ خانہ بدوش تھے۔ تہذیب وہ تمدن ان میں نام کو بھی نہیں تھا۔

سراج نے کہا۔ ''لالہ جی، تیئں پرانے معاوضانوں تے بھُل ہی جاؤ۔'' (آپ پرانے معاوجے کو تو بھول ہی جائیں)

تھیٹر کمپنی کا مالک سندر چاولہ حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے بولا۔ ''اس میں اڑی کرنے کی ''کیا ضرورت آپ ڈیڑھ گنا لے لینا۔

دونوں بھائیوں نے بلند بانگ قہقہہ لگایا۔ سراج بولا۔ ''اڑی، اس توں دس گنا معاوضا تے دوسری تھیٹر کمپنی دے ری آ۔'' (ارے اس سے دس گنا معاوضا تو ایک دوسری کمپنی دے رہی ہے)

''سندر چاولہ نے غصے سے کہا۔ ''تمھارا دماغ ٹھیک ہے۔

تم چلتے پھرتے نظر آؤ، ہمیں اور بھی کئی کام کرنے ہیں۔'' امان مادری زبان ہی میں بات کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سندر چاولہ کی سمجھ میں فوراََ ہی آگیا تھا کہ وہاں اس کی دال گلنے والی نہیں تھی یقیناً دونوں بھائیوں کو کوئی باعلم ہستی پٹی پڑھا چکی تھی۔کلپنا جیسی نمبرون ہیروئن کی ہم شکل چند ہزار پر رقص کے جلوے نہیں بکھیر سکتی تھی۔اس نے فوراََ ہی لہجہ تبدیل کیا ....

''آپ لوگ تو ناراض ہی ہونے لگے ہیں۔ابھی تک ہماری بات مکمل نہیں ہوئی۔ ''

ہمارا وقت بہت قیمتی ہے جناب،اگر آدھے گھنٹے کی پرفارمنس کے دولاکھ دے سکتے ہو تو ''

''ٹھیک ہے ورنہ خدا حافظ۔

مم.... مگر یہ تو بہت زیادہ معاوضا ہے۔''سندر چاولہ ہکلا گیا تھا۔ ''

''سراج اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔''ہمیں ایک اور کمپنی کا مالک اتنی ہی آفر کر چکا ہے۔

دیکھیں دولاکھ بہت زیادہ ہیں،ایسا کرتے ہیں آدھے گھنٹے کے آپ کو ایک لاکھ دے دیا ''

''کروں گا۔اس سے زیادہ معاوضا دینا میرے بس سے باہر ہے۔

اچانک سراج کے موبائل فون کی گھنٹی بجی۔کال وصول کرتے ہوئے اس نے موبائل فون کان سے لگایا۔''ہیلو .... ''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے کہا۔"ہاں جی میں سراج جمیل بول رہا ہوں۔ثانیہ میری چھوٹی بہن ہے۔"

چند لمحے دوسرے کی باتیں سننے کے بعد اس نے کہا۔"سندر صاحب کو معاہدہ ختم ہونے کا بتا کر میں آپ کو مطلع کرتا ہوں۔"

رابطہ منقطع کر کے وہ امان کی طرف متوجہ ہوا۔"ممبئ فن سیوک ڈراما کمپنی کا مالک پرتاپ سنگھ بات کر رہا تھا....آدھے گھنٹے کا اڑھائی لاکھ بتا رہا ہے۔"

امان کے کچھ کہنے سے پہلے سندر چاولہ جلدی سے بولا۔"اچھا ٹھیک ہے آدھے گھنٹے کے دو لاکھ روپے طے ہو گئے۔"

دونوں بھائیوں کے منھ سے قہقہہ ابل پڑا۔امان بھائی کو مخاطب ہوا۔"پرتاب سنگھ کو ہاں کر دو، ان تلوں میں تیل نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے بھائی۔"سراج نے موبائل فون اٹھایا۔مگر اس کے نمبر ڈائل کرنے سے پہلے سندر چاولہ ہار مانتے ہوئے مرے مرے لہجے میں بولا۔"ٹھیک میں اڑھائی لاکھ دے دیا کروں گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دستخط کراتے وقت اس نے چھ ماہ کا معاہدہ طے کرنا چاہا تھا۔ لیکن دونوں بھائی بڑی مشکل سے ایک ماہ پر راضی ہوئے تھے۔

****

سندر چاولہ نے اسی دن نہ صرف ٹکٹ کی قیمت میں اضافہ کر دیا تھا بلکہ ہال میں مزید سوڈیڑھ سو کرسیاں بھی لگادی تھیں۔اس کے باوجود ہال میں مزید لوگوں کے آنے کی گنجائش نہیں رہی تھی۔درجنوں آدمی تو کرسی نہ ملنے کے سبب ہال کی دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ تمام بیزاری اور کوفت بھرے انداز میں سستے فنکاروں کے بوگھس مکالمے سن رہے تھے۔انھیں شدت سے ثانیہ جمیل کا انتظار تھا۔ سعد بھی اس وقت تھیٹر ہال میں موجود تھا۔ کلپنا کے نہ آنے کی وجہ سے وہ اپنے ہمراہ ایک دوست کو لے آیا تھا۔ تھیٹر میں اسے فلمی دنیا سے متعلق کافی لوگ نظر آئے تھے۔ تمام کا مطمح نظر ثانیہ کی دید ہی تھا۔

اور پھر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ڈرامے میں وقفہ آیا۔اور تمام کی بے تاب نظریں سٹیج کی جانب متوجہ ہو گئیں۔سامنے کے پردے گرائے جاچکے تھے۔ہلکے انداز میں خوب صورت ساز بجنے لگے۔دھیمے سروں میں بجنے والے سازوں کے ساتھ پازیب کی کھنک ابھری اور ایک دم پردے اٹھا لیے گئے۔ سٹیج پر موجود لڑکی کی پیٹھ تماشائیوں کی جانب تھی اور وہ اپنے بائیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پاؤں کے پنجے کو خاص انداز ہیں فرش سے ٹکرا کر پاؤں میں پہنی پازیب کی چھنکار کو مدہم ساز سے ملانے کی کامیاب کوشش کر رہی تھی۔ ساز تھوڑے تیز ہوئے دونوں پاؤں باری باری اٹھا کر فرش پر مارتے ہوئے ایک دم اس نے اپنا رخ تماشائیوں کی جانب موڑا مگر اس کے ساتھ اندھیرا چھا گیا تھا۔ ساز مزید تیز ہوئے اور اچانک ہی تیز روشنی کی لکیر اس لڑکی پر پڑی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ دیکھنے والوں کے سامنے کلپنا کھڑی تھی، وہی قد، وہی جسامت، وہی چہرہ، ویسی ہی دل موہ لینے والی مسکراہٹ۔ تھیڑ ہال بلند سیٹیوں سے گونج اٹھا تھا۔ روشنی کی لکیر نے پھیل کر تمام سٹیج کو روشن کر دیا تھا۔ ساز مزید تیز ہوئے اور وہ خوب صورت انداز میں لہرانے لگی۔ اس کا رقص شاید کلپنا اگنی ہوتری سے بھی زیادہ خوب صورت تھا۔ لیکن وہ جتنی بھی ماہر رقاصہ ہوتی آخر تھی تو نقل۔ اسے جتنی پذیرائی مل رہی تھی وہ کلپنا کی ہم شکل ہونے کی وجہ سے مل رہی تھی۔

"یہ تو بالکل ہی تیرے والی کی نقل ہے۔" سعد کے ساتھ بیٹھے اس کے دوست شاہ زیب نے سرگوشی کی۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو یار، ذرا سا بھی فرق نظر نہیں آرہا۔" سعد نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اگر میڈم کو میں تھوڑی دیر پہلے گھر چھوڑ کر نہ آرہا ہوتا تو صاف کہہ دیتا کہ یہ میڈم کلپنا ہی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میڈم تو وہ دوسروں کے لیے ہے، تمھارے لیے تو چندا ہے نا۔" شاہ زیب نے اسے چھیڑا۔ واضح نظر آرہا تھا کہ ان دونوں کی پریم کتھا شاہ زیب سے چھپی نہیں تھی۔ بلکہ شاہ زیب کیا اندرونِ خانہ کافی لوگ اس بات سے واقف تھے۔

سعد نے منھ بناتے ہوئے کہا۔ "بکواس نہ کرو یار۔"

شاہ زیب اس کی ناگواری کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔ "ویسے، میرا مشورہ تو یہی ہے کہ اسے چھوڑو، ثانیہ کو پکڑو، مسلمان بھی ہے اور غریب بھی۔ میڈم کلپنا کے تو ہمیشہ نیچے لگے رہو گے۔"

سعد صاف گوئی سے بولا۔ "بات شکل کی نہیں روح کی ہوتی ہے۔ ثانیہ جمیل کے نزدیک میں ایک عام تماش بین ہوں اور کلپنا کے لیے سب کچھ۔ باقی ثانیہ کے بھائیوں کے متعلق پتا چلا ہے کہ وہ اس کے قریب کسی مرد تو کیا غیر عورت کو بھی نہیں پھٹکنے دیتے۔ سنا ہے بے چاری صحیح طریقے سے بات ہی نہیں کرسکتی۔ غیر مردوں کو دیکھ کر تو بالکل ہی گھبرا جاتی ہے۔"

"صحیح کہہ رہے ہو یار، خالی شکل کا ایک جیسا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔" شاہ زیب فوراََ ہی متفق ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آدھا گھنٹا گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔ ایک دم ساز دھیمے ہوئے اور ثانیہ کا لچکتا، بل کھاتا خوب صورت سراپا تھم گیا۔ ناظرین کی طرف رخ کر کے اس نے ہندوؤں کے انداز میں دونوں ہاتھ بندھے اور جھک کر آداب کہنے لگی۔ صاف نظر آرہا تھا کہ وہ اپنی ہر ادا میں کلپنا کی نقالی کر رہی تھی۔ یقیناً اسے تربیت دینے والے نے کلپنا کی ہر حرکت اور انداز اسے سکھایا تھا۔ یا شاید کلپنا کی وڈیوز وغیرہ دیکھ دیکھ کر اس نے یہ سب سیکھ لیا تھا۔

تالیوں اور سیٹیوں کی آواز سے تھیٹر ہال کی چھت اڑنے والی ہو گئی تھی۔ تماشائی شور کرنے لگے کہ وہ لوگوں سے بات چیت کرے۔ ایک آدمی اس کے لیے مائیک لے کے آیا اور مائیک تھامتے ہی اس کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا۔ یوں جیسے وہ خوف زدہ ہو گئی ہو۔

آپ.... آپ.... ساریاں نوں دھنے واد.... میں تھاری ثانیہ جمیل....'' اس نے ہندی میں بات کرنے کی کوشش کی اور ناکام ہو کر مادری زبان بولنے لگی۔ مادری زبان میں بات کرتے ہوئے بھی اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ مختصر فقرہ کہہ کر وہ پیچھے کو چل دی۔

تماشائی۔ ''ہائے.... قربان.... کہاں جا رہی ہو جانِ من.... اُف تیری ادائیں....'' اور نہ جانے کیا کیا بکواس کرنے پر شروع تھے۔ اس کے غائب ہوتے ہی ڈرامے کا بقیہ حصہ شروع ہوا مگر تماشائیوں کی بڑی تعداد ہال سے نکلنا شروع ہو گئی تھی۔ دس پندرہ منٹ بعد دو تین سو آدمی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی رہ گئے تھے باقی افراد ہال سے نکل گئے تھے۔سعد بھی اپنے دوست شاہ زیب کے ساتھ وہاں نکل آیا تھا۔

☆☆☆

اگلا دن سعد سٹوڈیو کے اندر ہی نئی فلموں کے سکرپٹ پڑھتا رہا۔اس سے پہلے کلپنا خود ہی باریک بینی سے آفر کی فلموں کے سکرپٹ پڑھا کرتی۔اور فلم کا چناؤ بہت محنت اور عرق ریزی سے کیا کرتی۔یہی وجہ تھی کہ اس کے کیرئر میں کامیاب فلموں کی تعداد بہت زیادہ تھی، لیکن اب معاشی بدحالی کا شکار ہونے کے بعد اس کی توجہ صرف معاوضے پر مرکوز ہو کر رہ گئی تھی۔جوئے کی لت اسے لے ڈوبی تھی۔"کہتے ہیں جواء کسی کا نہ ہوا۔"بڑے بڑے رئیس، سیٹھ اور نواب جوئے کے ہاتھوں فٹ پاتھ پر پہنچے ہیں۔کامیابیوں کے سفر پر گام زن کلپنا کو بھی دولت کی آمد کے ساتھ ریس کورس کا شوق چرایا تھا۔شروع شروع میں تھوڑے بہت منافع کے حصول کے بعد ایک دن وہ بڑی رقم ہار گئی۔اور اس ڈوبی ہوئی رقم کی واپسی کے لیے وہ اس دلدل میں مزید دھنستی چلی گئی۔اس میدان میں مصروف عمل پرانے کھلاڑیوں کی نظر ایسی شخصیات ہی پر ہوتی ہے جو ان کے نزدیک سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کے مشابہہ ہوتے ہیں۔اس لیے جونھی خطیر رقم ہرانے کے بعد رقم کی واپسی کے لیے بڑا داؤ لگانا چاہا تو قرض دینے والوں نے بغیر کسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہچکچاہٹ یا تردد کے اس کے سامنے ایک بڑی رقم پھینک دی۔جب تک وہ کچھ سوچنے کے قابل ہوتی وہ گردن سے اوپر تک قرض کی دلدل میں ڈوب چکی تھی۔اور قرض دینے والے ایسے لوگ تھے جو پیسوں کی واپسی کے طریقہ کار سے خوب واقف تھے۔

سو کروڑ روپیا آسان اقساط کی بدولت ایک سو ساٹھ کروڑ کے ہندسے کو چھونے لگا تھا۔ایک دم سے کلپنا کو لگا کہ اب وہ اپنے لیے نہیں موہن داس وغیرہ ہی کے لیے کمائے گی۔ہر تین ماہ بعد دس کروڑ کی ادائی یقینا مشکل کام تھا۔وہ ایک فلم کا چھے سات کروڑ لیتی تھی۔اور فلم کی تکمیل میں سال کا عرصہ لگ جاتا تھا۔شاہانہ زندگی کا خرچ نکال کر اس کے پاس اتنی رقم نہیں بچتی تھی کہ وہ ہر تین ماہ میں دس کروڑ کی خطیر رقم ادا کر سکے۔یوں بھی وہ صحت کا بہت خیال رکھا کرتی اور دو تین سے زیادہ فلموں میں کام کرنے سے گریز کرتی تھی۔انھی دنوں اس کی زندگی میں سعد کی آمد ہوئی۔پرانے منیجر کو بھاری معاوضے کی ادائی سے قاصر ہوئی اور اس کی متلاشی نگاہیں سعد پر پڑیں جو ایک درمیانی درجے کی اداکارہ کے ساتھ تھا۔اس سے پہلے اس کی چند بار سعد سے ہیلو ہائے ہو چکی تھی اور سعد کی نظروں میں ایک خاص التجا کو پڑھنے میں اسے کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔اسے تو یوں بھی محبتوں بھرے پیغامات سے واسطہ رہتا تھا۔لیکن سعد میں کوئی خاص بات تھی جس کی توجیہ سے وہ قاصر تھی۔اور پھر جونھی اس نے سعد کو اپنا منیجر بننے کی آفر کی،

www.novelsclubb.com

بغیر لمحہ ضائع کیے اس نے آفر قبول کر لی تھی۔ایک ماہ کے اندر اس کی کوئی بات سعد سے چھپی نہیں رہی تھی۔اسے معلوم ہی نہ ہوا اور سعد اس کے دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا۔اس کے ساتھ ہی سعد نے اس کے سارے کاموں کو یوں سنبھال لیا کہ وہ بہت ساری فکروں سے آزاد ہو گئی تھی۔ معاشی بحران کی وجہ سے وہ بہت زیادہ شراب نوشی کرنے لگی تھی۔ سعد کی بدولت وہ آہستہ آہستہ شراب سے دور ہٹتی گئی۔اسے قرض کی دلدل سے نکالنے کے لیے بھی سعد نے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیے تھے۔

"ایک دن وہ اسے کہہ رہا تھا۔"آپ کو معیار کے بجائے مقدار پر انحصار کرنا ہو گا۔

"وہ معترض ہوئی۔"مگر اس طرح میں اپنا مقام کھو دوں گی۔

اگر ایک دو اچھی فلموں کے ساتھ پانچ چھے فلاپ فلمیں آجائیں تو مضائقہ نہیں۔ تماش بین "فلم کی کہانی کے ساتھ فنکاروں کی اداکاری کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔اور سچ تو یہ ہے کہ چھوٹے اور نو آموز اداکاروں کے ساتھ آپ کی ادکاری کچھ زیادہ ہی اجاگر ہو گی۔ایسی صورت میں "فلاپ فلم بھی آپ کے مقام پر اثرانداز نہیں ہو سکے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سعدی لگتا ہے کبھی سنبھل نہیں پاؤں گی۔ ستر کروڑ بہت بڑی رقم ہے، مجھے نہیں لگتا اس جنم میں خلاصی نصیب ہو گئی۔ بڑی مشکل سے میں ان کی پہلی قسط ادا کر پائی ہوں اور اس کے لیے بھی مجھے مزید قرض لینا پڑا تھا۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا چندا۔" سعد نے اسے کھینچ کر بانہوں میں بھر لیا۔ اس کے سینے پر سر ٹیکتے ہوئے اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو بہنے کی اجازت دے دی۔ وہ خوش قسمت تھی کہ اس غرض کی دنیا میں اسے ایسی بانہیں میسر تھیں جن کی آغوش میں آکر وہ پر سکون ہو جاتی۔ ایسا مخلص سہارا موجود تھا جس کے سامنے رو کر وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتی۔ ایسا خیال رکھنے والا موجود تھا جسے اس کے کھانے پینے اور آرام کی فکر تھی۔

☆☆☆

سعد نے فلموں کی شوٹنگ کا سارا شیڈول اس کے سامنے رکھ دیا۔

ٹائم ٹیبل پر نگاہ دوڑاتے ہوئے وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔ "ہفتے میں کوئی چھٹی بھی نہیں آرہی۔"

www.novelsclubb.com

ہونہہ !....''سعد نے ہنکارا ابھرتے ہوئے کہا۔'' بارہ فلمیں ایک ساتھ سائن کرنے کے ''

''بعد یقیناً یہ گلا کرنا کچھ جچتا نہیں ہے۔

''نئی فلموں کا ایڈوانس وصول کر لیا ہے۔

''سعد نے اثبات میں سر ہلایا۔'' چودہ کروڑ ستر لاکھ میرے پاس ہیں۔

''کلپنا ہنسی۔'' تو انھوں نے ستر فیصد ایڈوانس دے دیا ہے۔

جی ہاں اور سیٹھ گپتا رام باندرے سے پندرہ کروڑ ایک سال کے لیے مانگے ہیں، کوٹھی کے ''

''کاغذات رہن رکھ دیے ہیں سولہ کروڑ واپس کرنے ہوں گے۔

''کوٹھی کی قیمت آٹھ کروڑ سے زیادہ نہیں ہے اس بنیے سے اس کِرپا کی توقع نہیں تھی۔ ''

ایک ہفتے بعد اس کے بیٹے کی شادی ہے۔ محفل موسیقی کے دوران چند گانوں پر آپ کو ''

''رقص کرنا ہو گا۔

''کلپنا حقارت سے بولی۔'' تو یہ سخاوت اس لیے دکھائی ہے۔

سوری مجبوری تھی۔''سعد جانتا تھا کہ کلپنا جیسی صف اول کی اداکارہ کے لیے کسی سیٹھ کی ''

شادی میں رقص کرنا کتنا توہین آمیز تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجموعی طور پر کتنی رقم اکٹھی ہوئی ہے۔''کلپنا نے اس کی معذرت پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔

''سعد نے کہا۔''تیس کروڑ سے کچھ اوپر ہی ہے۔

اگر کسی طرح مزید ستر کروڑ پیدا ہو جائیں تو موہن داس سے ہمیشہ کے لیے جان چھوٹ جائے گی۔ یکمشت سو کروڑ کی ادائی سے بقیہ سود ختم ہو جائے گا۔''

''سعد دھیمے لہجے میں بولا۔''میرے گھر کا دو کروڑ مل رہا ہے۔

فائدہ نظر نہیں آرہا۔''کلپنا نے نفی میں سر ہلایا۔

''تمھارے زیورات؟''

''کلپنا نے مایوسی سے کہا۔''تین چار کروڑ سے زیادہ کے نہیں ہیں۔

میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ ایک قرض چکانے کے لیے تم مزید قرض کیوں لے رہی ہو آخر دوسروں کو بھی تو قرض واپس کرنا ہوگا۔''

سعدی، موہن داس نے سو کروڑ پر چار سال کی مہلت دے کر ساٹھ فیصد منافع وصول کر رہا ہے۔اور یہ مہلت بھی ایسی ہے کہ ہر تین ماہ بعد دس کروڑ ادا کرنے ہوں گے۔ جبکہ سیٹھ گپتا

www.novelsclubb.com

رام باندرے نے پندرہ کروڑ پر ایک سال کے لیے صرف سات فیصد منافع طلب کیا ہے اور رقم کی واپسی بھی ایک سال بعد ہونا ہے۔ اور جانتے ہو موہن داس نے کیا دھمکی دی ہے، کہ اگر میں نے مقررہ عرصے کے اندر مطلوبہ رقم واپس نہ کی تو مجھے سال بھر ان کے لیے کام کرنا پڑے گا۔"

"کیسا کام؟"

"دن کو جو چاہے کروں مگر رات کو جہاں وہ بھیجے گا مجھے جانا پڑے گا۔ وہ کمینہ مجھے پہلے بھی یہ آفر کر چکا ہے کہ اگر میں رقم واپس نہیں کرنا چاہتی تو کوئی بات نہیں لیکن بدلے میں مجھے دو سال اس کے اشاروں پر چلنا پڑے گا۔"

سعد کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا مگر اس نے کچھ کہنے سے گریز کیا تھا۔ دو تین لمحوں کے بعد اس نے زبان کھولی۔

"تین کروڑ کے زیورات، دو کروڑ کا میرا مکان، اکتیس کروڑ میرے پاس موجود ہیں۔ اب بھی ہم ہدف سے بہت دور ہیں۔"

کلپنا نے لقمہ دیا۔ "میرا خیال ہے اس شیڈول میں دو فلموں کی گنجائش نکل آئے گی۔"

''اپنی حالت دیکھی ہے۔'' سعد نے اسے ڈانٹا۔ ''ہیپاٹائیٹس کی مریض لگ رہی ہو۔ ''

تو کیا کروں۔'' وہ غصے سے چیخ پڑی تھی۔ ''اپنی عزت نیلام کر دوں، کسی فاحشہ کی طرح ''

''روزانہ نئے مرد کا پہلو گرم کرتی رہوں۔

سعد نے اسے ملامتی نظروں سے گھورا مگر کچھ کہنے سے گریز کیا تھا۔

کلپنا نے ایک دم اپنا سر تھاما اور پھر نادم لہجے میں بولی۔ ''سوری سعدی.... مم.... میری سمجھ ''میں کچھ نہیں آ رہا۔

سعد نے اس کا ملائم ہاتھ تھاما اور چاہت بھرے لہجے میں بولا۔ ''چندا، کیوں ہلکان ہوتی ہو کہہ دیا نا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ ابھی تک ہفتہ ہے ہمارے پاس اور اس وقت تک کچھ نہ کچھ بندوبست ہو جائے گا۔'' یہ کہتے ہوئے وہ اپنے چہرے سے تفکرات کی پرچھائیاں دور نہیں کر سکا تھا۔

''کلپنا پھیکے انداز میں مسکرائی۔ ''کسے دھوکا دے رہے ہو۔

سعد نے مایوسی سے سر جھکا لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کیا دھرم تبدیل کیے بغیر میں آپ کی پتنی نہیں بن سکتی؟“

نہیں۔“ سعد نے نفی میں سر ہلادیا۔ کلپنا کو دل کی گہرائیوں سے چاہنے کے باوجود وہ یہ قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔

کلپنا تلخ ہوتے ہوئے بولی۔ ”تمھیں میری شکل ہی پیاری لگتی ہے نا اور وہ خانہ بدوش رقاصہ میری ہم شکل بھی ہے اور تمھاری ہم مذہب بھی، میرا خیال ہے اسی کو اپنالو۔“

سعد ترکی بہ ترکی بولا۔ ”اگر بات صورت کی ہو تو تم سے کئی خوب صورت بھی مل جائیں گی۔“

کلپنا کھل کھلا کر ہنسی۔ ”سچ کہوں سعدی، اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمھیں میرا نعم البدل مل جائے گا۔ البتہ تمھیں کچھ ہو گیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گی۔“

بکواس نہ کیا کرو۔“ سعد نے اس کا ملائم ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے ڈانٹا۔ “

سعدی میں مسلمان بن جاؤں گی مگر اپنا اسلام کسی پر ظاہر نہیں کروں گی۔“ آخر اسے یہی تجویز سوجھی تھی۔ “

سعد نے دھیرے سے سر ہلادیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔ بمبئی کی سڑکوں اور ہوٹلوں میں زندگی اسی رفتار سے جاری وساری تھی جیسے کہ دن کے وقت ہوتی ہے۔البتہ رہائشی کالونیوں اور گھروں میں صرف حفاظتی بتیاں روشن تھیں۔ سفید رنگ کی سوزکی وین ایک کوٹھی کے عقبی دروازے پر آکر رکی۔اس میں ڈرائیور کے علاوہ چار افراد سوار تھے۔چاروں نیچے اترے۔انھوں نے چہرے کالی نقابوں سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ڈرائیور نے باہر نکلنے کی کوشش نہیں تھی۔

ایک نقاب پوش نے سائیلنسر لگے پستول کا رخ کھمبے سے لٹکتی سٹریٹ لائیٹ کی طرف کیا۔ ہلکی سی ''ٹھک'' کے ساتھ ہی بتی کا شیشہ چھناکے سے ٹوٹ گیا تھا۔گلی میں چھایا ملگجا اجالا، اندھیرے میں تبدیل ہو گیا تھا۔بتی کے ٹوٹتے ہی دو آدمیوں نے ہاتھ ملا کر پکڑے جبکہ تیسرا پاؤں ان کے ہاتھوں پر رکھ کر اوپر ہوا اور اگلے ہی لمحے وہ کوٹھی کی اونچی دیوار پر لیٹا تھا۔چوتھا آدمی بھی تیسرے کی تقلید میں اوپر پہنچا۔اور پھر دونوں نے مل کر نیچے والوں کو بھی اوپر کھینچ لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چاروں ایک ساتھ نیچے لٹکے اور کوٹھی کے اندر کود گئے۔ سارا کام وہ خاموشی سے کر رہے تھے۔ معلوم یہی ہوتا تھا کہ وہ مکمل منصوبہ بنا کر ہی پہنچے تھے اور ہر ایک کو اپنا کام اچھی طرح معلوم تھا۔

دو دو کی ٹولیوں میں وہ دائیں بائیں سے اندرونی عمارت کا چکر کاٹتے ہوئے سامنے پہنچے۔ کوٹھی کے دائیں جانب ملازموں کے کواٹر موجود تھے۔ اس طرف جانے والے دونوں افراد نے ملازموں کے کواٹرز کو باہر سے کنڈی کیا اور آگے بڑھ گئے۔ کوٹھی کے سامنے نمودار ہوتے ہی انھیں چوکیدار داخلی دروازے کے ساتھ سٹول پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس کا ہتھیار دو تین قدم دور دیوار کے سہارے کھڑا تھا۔ دائیں جانب والے دونوں افراد نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور ایک دم چوکیدار کی طرف دوڑ پڑے۔ وہ کاہل انداز میں بیٹھا نیند کو بھگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ دوڑتے قدموں کی آواز سنتے ہی اس نے ہڑبڑا کر ہتھیار کی طرف بڑھنے کی کوشش کی، مگر اس وقت تک دونوں نقاب پوش اس کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ بغیر لمحہ ضائع کیے ایک نقاب پوش نے ہاتھ میں پکڑے پستول کا دستہ پوری قوت سے چوکیدار کے سر پر دے مارا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ۔ ''اوغ۔ '' کی آواز کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ایک نقاب پوش نے جیب سے باریک ریشمی رسی نکال کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے۔داخلی دروازے کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کمرہ بنا تھا۔چوکیدار کو اسی کمرے میں پھینک کر انھوں نے دروازہ باہر سے کنڈی کیا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ان کے دونوں ساتھی پہلے ہی اندر داخل ہو گئے تھے۔ڈرائینگ روم میں کھڑے ہو کر انھوں نے چاروں اطراف کا جائزہ لیا۔اس دوران ایک نقاب پوش نے مخصوص کمرے کی جانب اشارہ کیا اور تمام اس طرف بڑھ گئے۔آہستہ سے دھکا دینے پر انھیں دروازہ اندر سے بند ملا تھا۔نسبتاََ لمبے نقاب پوش نے ایک درمیانے قد والے کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

سر ہلاتے اس نے جیب سے ایک مڑی تڑی تار نکالی اور تالے کے سوراخ میں ڈال کر مخصوص انداز میں چکر دے کر اس نے لاک کھول دیا تھا۔اس کی کارروائی ختم ہوتے ہی لمبے نقاب پوش نے دو آدمیوں کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود تیسرے کے ساتھ دروازے کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔

باہر والے دونوں افراد دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے تھے۔اچانک ان میں سے ایک کی نظر ڈرائینگ روم میں لگے سی سی ٹی کیمرے پر پڑی۔اس نے فوراََ ہی اپنے ساتھی کو اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرف متوجہ کیا۔اسی وقت خواب گاہ کے اندر سے کسی عورت کے چلانے کی آواز آئی تھی۔ نیند سے جاگنے پر وہ گھبرا کر چیخ اٹھی تھی۔

"چٹاخ۔"کی آواز ابھری جو کو کسی کو تھپڑ لگنے کا اعلان کر رہی تھی اس کے ساتھ بھاری آواز میں اسے خاموش رہنے کا کہا گیا۔اور پھر اس عورت سے تجوری لاک کا کوڈ پوچھا جانے لگا۔

"بھگوان کے لیے ایسا نہ کرو۔"عورت گڑ گڑائی۔"بنتی کرتی ہوں، میں برباد ہو جاؤں گی۔"

"بکواس بند کرو۔"ایک اور تھپڑ مارنے کی آواز ابھری عورت شاید تھپڑ کھا کر نیچے گر گئی تھی۔ باہر والے دونوں افراد اس شور سے بے پروا خفیہ کیمرے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

اسی وقت خواب گاہ کے اندر سے عورت کی حیرانی میں ڈوبی آواز ابھری۔"تم۔"اس نے شاید اندر موجود کسی کو پہچان لیا تھا۔

باہر موجود نقاب پوشوں میں سے ایک نے ہاتھ میں پکڑا سائیلنسر لگا پستول سیدھا کرتے ہوئے ٹریگر دبایا اور خفیہ کیمرہ ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر نیچے گر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

خواب گاہ کے دروازے کے اوپر چھت میں لٹکے فانوس کے ساتھ بھی ایک کیمرہ نظر آرہا تھا۔پہلی مرتبہ گولی چلانے والے نے دوسری گولی چلا کر اس کیمرے کو بھی تباہ کر دیا تھا۔

خواب گاہ کے اندر عورت انھیں دھمکارہی تھی کہ وہ انھیں چھوڑے گی نہیں۔شاید وہ اسے تشدد کا نشانہ بنا کر تجوری کھول چکے تھے۔عورت کا واویلا بلند ہوا اور سائیلنسر لگے پستول سے نکلنے والی ''ٹھک''کی آواز نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چپ کرادیا تھا۔اگلے پانچ منٹ میں دونوں نقاب پوش باہر نکل آئے تھے۔دونوں نے مل کر کالے رنگ کے ایک بڑے بیگ کو اٹھایا ہوا تھا۔

لمبے قد والے نقاب پوش نے باہر کھڑے ہوئے دونوں افراد کو کہا۔''کمرے کو آگ لگادو،میں کوئی سراغ باقی نہیں چھوڑنا چاہتا۔''

www.novelsclubb.com

وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہوگئے۔بیڈ پر ایک عورت شب خوابی کے لباس میں اوندھی پڑی ہوئی تھی۔بستر پر خون پھیلا تھا۔کمرے کے ایک کونے میں لگی لوہے کی مضبوط اور بڑی سی تجوری کے دونوں پٹ کھلے تھے اور تجوری میں جھاڑو پھرا ہوا تھا۔

ایک نقاب پوش نے خوب صورت منقش الماری کھول کر اس میں موجود شراب کی بوتلیں باہر نکالیں۔اور شراب عورت کے مردہ جسم،بستر اور صوفے وغیرہ پر چھڑکنے لگا۔خواب گاہ میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الکحل کی بو پھیل گئی تھی۔ خواب گاہ کے دروازے اور باہر ڈرائینگ روم میں بھی شراب چھڑک کر انھوں نے لائیٹر جلا کر آگ لگائی اور باہر نکل گئے۔ ان کے ساتھی صحن میں منتظر کھڑے تھے۔ وہ جس رستے سے آئے تھے اسی رستے لوٹ گئے۔ البتہ اس مرتبہ ان کے پاس ایک بڑا کالا بیگ موجود تھا جسے دو آدمیوں نے مل کر اٹھایا ہوا تھا یقینا اس میں کروڑوں کی نقدی اور زیورات بھرے تھے۔

☆☆☆

صبح سویرے تہلکہ مچانے والی بریکنگ نیوز اہل ممبئی کی منتظر تھی۔ جس کے کانوں تک خبر پہنچی گئی وہ حیرت سے گنگ ہوتا گیا۔ کچھ لوگوں کے تو آنسو نکل آئے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جنھیں .... اپنے نقصان کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ وہ خبر تھی ہی اتنی لرزہ خیز

انڈین فلم انڈسٹری کی صف اول کی ہیروئن کلپنا اگنی ہوتری کے گھر ڈکیتی کی واردات ہوئی تھی۔ ظالم ڈاکوؤں نے خواب گاہ کی تجوری سے رقم اڑانے کے ساتھ کلپنا کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ خواب گاہ کا تمام سامان مع خوب صورت پر کشش بدن والی اس کی مالکہ کے جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ اس بارے پولیس مزید تفتیش کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد اللہ خان اس وقت آرام سے سو رہا تھا۔ اسے اپنے دوست شاہ زیب نے یہ لرزہ خیز خبر سنائی اور اس نے فوراً ٹی وی آن کیا۔ خبر کی تصدیق ہوتے ہی وہ کلپنا کے گھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے موہوم سی امید کے سہارے اس نے کلپنا کا موبائل فون نمبر ڈائل کیا مگر آگے سے مخصوص نسوانی آواز میں موبائل فون نمبر کے بند ہونے کا سن کر اس نے مزید کوشش نہیں کی تھی۔ وہاں پولیس کے افسران کے علاوہ فلم انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی بڑی بڑی شخصیات موجود تھیں۔ مسلمان ایس پی وقاص حیات میڈیا نمائندوں سے بات کر رہا تھا۔ پولیس کو ابتدائی تفتیش ہی میں سی سی ٹی وی فوٹیج مل چکی تھی جس میں چار نقاب پوش نظر آرہے تھے۔ کلپنا کے چیخنے ،اور گڑ گڑانے کی آواز بھی واضح سنائی دے رہی تھی۔ اس کے علاوہ ڈاکوؤں نے کوئی سراغ نہیں چھوڑا تھا۔ ایس پی وقاص نے آخر میں خود کو اور عوام کو تسلی دینے والا وہی بین الاقوامی فقرہ دہرایا تھا کہ۔ ”مجرم بچ نہیں سکتے اور وہ جلد ہی پولیس کی حراست میں ہوں گے۔“

انسپکٹر گنپت رائے ایس پی وقاص کے ساتھ مدد گار تھا۔ انسپکٹر گنپت رائے کے کیریئر میں کامیاب کیس موجود تھے۔ ایس پی وقاص بھی خوش قسمتی سے ایک ایمان دار اور محب وطن پولیس والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد اللہ خان کو گیٹ پر کھڑے پولیس اہلکار نے روکا۔ لیکن تعارف کرانے پر اسے اندر جانے کی اجازت مل گئی تھی۔اس کا وحشت زدہ چہرہ اور سرخ آنکھوں سے ہویدا اداسی اس کی دل ودماغی کیفیت کی عکاس تھی۔اسے جاننے والے کلپنا اور اس کے درمیان چلنے والے محبت کی کھیل سے خوب واقف تھے۔

ایس پی وقاص نمائندوں سے فارغ ہو کر اس کی طرف بڑھا۔یقینا ایس پی کو سعد اللہ خان کے کلپنا کے ساتھ تعلق کے بارے بتادیا گیا تھا۔اور اتنے قریبی آدمی کا شامل تفتیش ہونا ضروری تھا۔

" شکریہ سعد صاحب، آپ خود ہی یہاں تشریف لے آئے ہیں، ورنہ تھوڑی دیر تک انسپکٹر گنپت رائے نے بیان لینے کے لیے آپ کے پاس پہنچ جانا تھا۔"

سعد دکھی لہجے میں بولا۔"جی ایس پی صاحب، میں ابھی جاگا ہوں، ٹی وی پر خبر سنتے ہی بھاگا چلا آیا۔"اس کے لہجے سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے آنسو روکے ہوئے ہیں۔

" میرا خیال ہے اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"ایس پی اسے ساتھ لے کر اندر داخل ہوا۔

ڈرائینگ روم شمشان گھاٹ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔خواب گاہ کا خوب صورت منقش دروازہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مکمل طور پر جل چکا تھا۔ڈرائینگ روم میں جلنے والی آگ نے باورچی خانے اور کھانے کے کمرے کے دروازوں اور میز کرسیوں کو بھی راکھ میں تبدیل کر دیا تھا۔ مجموعی طور پر نچلی منزل میں صرف ایک کمرہ بچا تھا جو انتہائی کونے میں بنا ہوا تھا۔البتہ اوپر کی منزل مکمل طور پر بچ گئی تھی۔اور خفیہ کیمروں کے لیے کمپیوٹر اور ٹی وی سکرینیں وہیں دوسری منزل پر لگی ہوئی تھیں۔وہاں کیمروں کی نگرانی کے لیے ایک کمپیوٹر آپریٹر بھی موجود ہوتا تھا لیکن حادثے کے وقت وہ سویا ہوا تھا۔اس کی آنکھ نچلی منزل میں آگ کے خوب بھڑک جانے کے بعد کھلی تھی۔اور اسی نے کال کرکے پولیس اور فائر بریگیڈ والوں کو بلوایا تھا۔ لیکن فائر بریگیڈ والوں کے تیزی دکھانے سے پہلے ہی آگ مدہم پڑنے لگی تھی کہ نچلی منزل میں اس کے چاٹنے کو کچھ باقی نہیں بچا تھا۔چوکیدار اور کمپیوٹر آپریٹر سمیت کوارٹر میں موجود تین ملازم بھی زیرِ حراست تھے۔

www.novelsclubb.com

دوسری منزل پر لے جاکر ایس پی وقاص نے سعد کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ”گو آپ کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھ گچھ کرنا کچھ مناسب نہیں لگتا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مجرموں کی جلد از جلد گرفتاری کے لیے ہمیں کچھ غیر اخلاقی قدم اٹھانے پڑ جاتے ہیں۔“

سعد نے آہستہ سے سر ہلا کر اس کی تائید کی تھی۔

ایس پی نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔ ’’کل آپ کس وقت یہاں سے رخصت ہوئے تھے۔‘‘

’’میں روزانہ میڈم کے ساتھ قریباً آٹھ ساڑھے آٹھ بجے سٹوڈیو سے لوٹتا تھا اور انھیں خواب گاہ تک پہنچا کر گھر چلا جاتا تھا۔ گزشتارات میرا خیال ہے پونے نو بجے میری واپسی ہوئی تھی۔‘‘

’’مس کلپنا کے ساتھ آپ کے تعلق کی نوعیت ملازم کے علاوہ بھی کچھ تھی؟

سعد نے گہرا سانس لے کر سر جھکا لیا تھا۔ ایس پی کو لگا وہ آنسو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیب سے سفید رومال نکال کر اس نے آنکھوں پر رگڑا اور پھر یونھی سر جھکائے ہوئے زخمی لہجے میں بولا۔ ’’ہم جلد ہی شادی کرنے والے تھے۔‘‘

’’کیا تمھیں کسی پر شک ہے؟ ‘‘

’’شک تب ہوتا ہے جب کوئی دشمن موجود ہو اور میں اس کے کسی دشمن سے ناواقف ہوں۔‘‘

’’تمھارے خیال میں اس قتل کا محرک کیا ہو سکتا ہے؟ ‘‘

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد نے انکشاف کیا۔ ’’گزشتارات خواب گاہ کی تجوری میں قریبا اکتیس کروڑ روپیا نقد اور تین چار کروڑ کے زیورات موجود تھے۔‘‘

’’ایک چھوٹی سی تجوری میں اتنی زیادہ رقم کیسے سما سکتی ہے۔‘‘ ایس پی نے حیرانی ظاہر کی۔

’’پہلی بات تو یہ کہ میڈم کی خواب گاہ میں موجود تجوری چھوٹی سی نہیں ہے۔اور دوسرا تمام رقم امریکن ڈالرز کی شکل میں تھی۔‘‘

’’اس رقم کے بارے تم دونوں کے علاوہ کس کس کو پتا تھا؟‘‘

’’یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ گزشتا ہفتے میں نے تمام وصولیاں نقد رقم کی صورت میں کیں، کیوں کہ میڈم اکاؤنٹ میں پیسے نہیں رکھنا چاہتی تھی۔‘‘

www.novelsclubb.com

’’وجہ؟‘‘

’’وہ پچھلے چند ماہ سے گردن گردن تک قرض میں ڈوبی ہوئی تھی۔قرض کی رقم یکمشت ادا نہ کرنے کی وجہ سے اسے بھاری سود بھی ادا کرنا پڑ رہا تھا۔اور اس سود سے جان چھڑانے کے لیے اسے سو کروڑ نقد کی ضرورت تھی۔تا کہ سود سے اپنی جان چھڑا سکے۔‘‘

"میرا سوال ہنوز تشنہ ہے۔میں نے پوچھا ہے کہ اتنی بڑی رقم اس نے اپنے اکاؤنٹ میں کیوں نہیں رکھی۔"

"اسے ہر تین ماہ بعد دس کروڑ کی بھاری رقم مسٹر موہن داس کو ادا کرنا ہوتی۔اوراس بار وہ قسط کے بجائے قرض کی اصل رقم ادا کر کے اس پر لگنے والے سود سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔ اگر وہ اکاؤنٹ میں پیسے رکھتی تو یقینا مسٹر موہن داس تک یہ خبر پہنچ جاتی اور وہ قسط کی وصولی کے لیے میڈم پر زور دیتا۔"

"موہن داس....""ایس پی نے اس کی جانب سوالیہ نظریں اٹھائیں۔"یہ وہی موہن داس ہے نا........"

سعد قطع کلامی کرتا ہوا تلخ لہجے میں بولا۔"بالکل وہی، جس کے بارے پولیس اچھی طرح جانتی ہے لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔"

"یہ بھی خوب کہی۔""ایس پی نے بے بسی سے کہا۔"جانتے بھی ہو کہ کتنے وزیر اس کی مٹھی میں رہتے میں ہیں۔پھر ایسا سوال کرنے ضرورت باقی نہیں رہتی۔بہ ہر حال یہ بتائیں کیا اس قتل کے پس پردہ موہن داس ہو سکتا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد نے نفی میں سر ہلایا۔"اسے قابل نفرت سمجھنے کے باوجود مجھے میڈم کے قتل میں اس کا ہاتھ نظر نہیں آرہا۔یوں بھی میڈم نے اسے ایک سو ستر کروڑ کی ادائی کرنا تھی اور ایک سو ستر کروڑ کی جگہ پینتیس کروڑ کی وصولی یقیناً احمقانہ سوچ کا شاخسانہ ہو سکتی ہے۔البتہ قتل کے بجائے خالی ڈکیتی کا کیس ہوتا تو ایسا سمجھا جا سکتا تھا۔"

"گزشتہ ہفتے میں جن لوگوں سے وصولیاں کی ہیں کیا ان میں کوئی ایسی شخصیت ہے جس پر شک کیا جاسکے۔"

"سیٹھ گپتا رام باندرے سے پندرہ کروڑ کی رقم کوٹھی کے کاغذات رہن رکھ کر وصول کی تھی اس کے علاوہ تین نئی فلموں کا ایڈوانس لیے جانے والی رقم تھی۔رقم دینے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس پر شک کیا جاسکے۔"

"ملازموں میں سے کوئی ایسا جس کا کردار مشکوک ہو۔"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایس پی نے معنی خیز انداز میں کہا۔"وڈیو میں میڈم کلپنا کی جو آخری آواز سنائی دی،اس سے لگتا ہے کہ خواب گاہ میں داخل ہونے والے دو نقاب پوشوں میں سے ایک کو تو وہ اچھی طرح جانتی تھی۔اور اس کے قتل کے پس پردہ بھی یہی وجہ ہے۔"

سعد کے چہرے پر پھیکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔"جانتا ہوں،اس کیس میں سب سے زیادہ مشکوک میری ذات ہے،کیوں کہ میرے علم کے مطابق اس رقم کے بارے ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔"

ایس پی کا انداز اسے تسلی دینے والا تھا۔"ایک بات تمھارے حق میں جاتی ہے کہ وڈیو میں نظر آنے والے چاروں نقاب پوشوں میں کوئی بھی جسامت میں تم سے مشابہہ نہیں ہے۔"

اس مرتبہ سعد خاموش رہا تھا۔اس کے بعد بھی ایس پی نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔آخر میں وہ کہہ رہا تھا۔"ٹھیک ہے سعد صاحب ضرورت پڑنے پر آپ کو دوبارہ بھی زحمت دوں گا۔اور سعد اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے نکل آیا۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کلپنا اگنی ہوتری کی موت کی خبر بھی آخر باسی ہو گئی تھی۔ پولیس شروع شروع میں تو تندہی سے اس کے قاتلوں کی تلاش میں سر گرداں رہی لیکن جلد ہی پولیس کو ہار ماننا پڑی۔ ملازموں سے انھیں کوئی بھی کام کی خبر معلوم نہیں ہو سکی تھی۔ اور نہ کسی ملازم کا مجرموں سے تعلق وغیرہ ثابت ہوا تھا۔ سعد اللہ خان کو ایس پی وقاص نے کافی بار تھانے بلا کر گھما پھرا کر اس سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی مگر اس واردات میں سعد اللہ کے براہ راست ملوث ہونے کا کوئی ٹھوس تو کیا عام ثبوت بھی نہیں مل سکا تھا۔ تفتیش کا دائرہ بڑھاتے ہوئے ایس پی نے کلپنا کی ہم شکل ثانیہ جمیل اور اس کے بھائیوں سے بھی پوچھ گچھ کی، مگر ان کی ذہنی سطح دیکھتے ہوئے ایس پی نے انھیں دوبارہ بلانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی۔ ثانیہ بے چاری تو مادری زبان کے علاوہ بات ہی نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس سب سے بڑا سراغ سی سی ٹی فوٹیج اور ایک ڈاکو کے بھاری آواز میں کہے ہوئے دو تین فقرے تھے۔ یقیناً کسی کو جسامت کے بل بوتے پر پہچاننا ناممکن ہے کیوں کروڑوں کی آبادی میں ہزاروں لاکھوں لوگ ایک سی جسامت کے مل جاتے ہیں۔ اسی طرح آواز سے بھی تبھی پہچان ہو سکتی ہے جب بولنے والے کو انسان پہلے سے جانتا ہو۔ یہ بھی ممکن تھا کہ بولنے والا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آواز تبدیل کر کے بات کر رہا ہو۔البتہ کلپنا نے اس وقت مجرم کا نام منہ سے نکالا ہوتا تو مجرم کی پہچان ہو جانا تھی۔

آہستہ آہستہ پولیس کی سر گرمی ماند پڑنے لگی۔کیوں کہ جس کیس کا کوئی سراغ نہ ملے پولیس اس پر زیادہ سر نہیں کھپاتی۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پرانے کیس کی فائل نئے جرائم کی فائلوں تلے دب جاتی ہے۔کلپنا کی موت کے بعد بھی دو تین ایسے جرم ہو چکے تھے جن کی وجہ سے پولیس کو کلپنا کا قتل بھلانا پڑا تھا۔

کلپنا کے قتل پر سب سے زیادہ نقصان موہن داس اور ان فلم سازوں کو ہوا تھا جن کی فلمیں تکمیل کے مراحل میں تھیں اور کلپنا کی موت کی وجہ کام ٹھپ ہو گیا تھا۔سب سے آخر میں کلپنا نے جو تین فلمیں سائن کی تھیں ان کی عکس بندی شروع ہی نہیں ہو پائی تھی اس وجہ سے ان فلم سازوں کا صرف اتنا ہی نقصان ہوا تھا جتنا انھوں نے کلپنا کو ایڈوانس کی مد میں دیا تھا۔

گو ایک سو ستر کروڑ موہن داس کے لیے خطیر رقم تھی مگر اس کا کاروبار یہی تھا اور کاروبار میں ایسا نقصان چلتا رہتا ہے۔بھاگتے چور کی لنگوٹی کے مصداق اس نے کلپنا کی کوٹھی پر قبضہ جمانا چاہا مگر کوٹھی کے گروی ہونے کا سن کر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا۔کلپنا کے قاتلوں کی تلاش میں اس نے بھی کافی ہاتھ پاؤں مارے،اپنے کارندوں کا کافی دوڑایا بھگایا کہ لوٹی جانے والی رقم ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے اپنا تھوڑا بہت نقصان پورا کر سکے مگر وہ گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو گئے تھے۔ پولیس کی طرح اسے بھی سب سے زیادہ سعد اللہ خان پر شک تھا اس کی نگرانی وغیرہ کروا نے اور اپنے مخصوص افراد کو اس کے پاس بھیج کر سن گن لینے سے موہن داس کو یقین ہو گیا کہ سعد کے ہاتھ اس بارے بالکل صاف ہیں۔ وہ بے چارہ تو کلپنا کی موت کے غم میں بستر ہی سے لگا ہوا تھا۔ بلا شک وشبہ سعد دل کی گہرائیوں سے کلپنا کو چاہتا تھا۔ آخر تھک ہار کر موہن داس نے بے فائدہ کوششیں ترک کر دیں۔

کلپنا کے متبادل کے طور پر تمام فلم سازوں کی نظریں ثانیہ جمیل کی طرف اٹھیں، مگر اس کے بھائیوں نے سختی سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے تیئں سٹیج شو سے حاصل ہونے والا معاوضہ ان کے لیے کافی تھا اور وہ اپنی بہن کو فلمی دنیا سے دور ہی رکھنا چاہتے تھے۔ یوں بھی کلپنا کی موت کے بعد ثانیہ جمیل کے شو کو بہت زیادہ پذیرائی ملنے لگی تھی۔ پہلے پہل وہ صرف رات کو ایک شو کیا کرتی تھی، مگر اب وہ تین چار تھیٹر کمپنیوں میں پرفارم کرتے ہوئے کلپنا اگنی ہوتری کی موت کی ہمدردیاں سمیٹ رہی تھی۔ وہ کبھی زندگی میں کلپنا کو ملی بھی نہیں تھی لیکن شکل کی مشابہت نے اس پر کامیابیوں کے دروازے کھول دیے تھے۔ اس کو ملنے والے فوائد ہی کی وجہ سے ایس پی وقاص اس کی جانب متوجہ ہوا تھا لیکن اسے کچھ حاصل نہیں ہو پایا تھا۔ ثانیہ تو پولیس کو دیکھ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھر تھر کانپ رہی تھی۔ بہت ہی ڈرپوک لڑکی تھی۔ نہ جانے سٹیج پر وہ اتنے آدمیوں کے سامنے ناچ کیسے لیتی تھی۔ اس کے علاوہ وہ بالکل ان پڑھ گنوار بھی تھی۔ اس کے برعکس کلپنا بہادر ونڈر ہونے کے ساتھ اعلا تعلیم یافتہ بھی تھی۔ انگریزی پر تو اسے اہل زبان کی طرح عبور تھا۔ ہندی بھی فصاحت سے بولتی تھی۔ اس علاوہ وہ فلم رائیٹر بھی تھی معاشی بحران سے پہلے اس نے تین چار فلمیں لکھی تھیں۔ جبکہ کلپنا مادری زبان میں بات کرتے ہوئے بھی ہکلا جاتی تھی۔

☆☆☆

کب تک اس کے غم میں صاحب فراش رہو گے۔" شاہ زیب، سعد کی خواب گاہ میں بیٹھا " مستفسر تھا۔ سعد اللہ خان حسب معمول بستر میں گھسا تھا۔ کافی جاننے والے اور دوست احباب اس کے پاس کلپنا کی موت کی تعزیت کرنے آئے تھے۔ ہنستا مسکراتا سعد بالکل چپ چپ اور اداس رہنے لگا تھا۔ دو تین فنکاروں نے اسے اپنا منیجر بننے کی دعوت بھی دی تھی لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔

بہت کوشش کی ہے لیکن نہیں بھلا پا رہا یار، میں نے وچن دیا تھا کہ اسے پریشانیوں اور " الجھنوں سے نکالوں گا۔ کامیابی اتنی دور نہیں تھی مگر اس حادثے نے سب کچھ چھین لیا۔ جانتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو اس نے چوری چوری اسلام بھی قبول کر لیا تھا، مگر اپنی لاش کو آگ میں جلنے سے نہ بچا سکی۔" سعد کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

" جانے والی چلی گئی یار، اس کی الجھنیں اور پریشانیاں بھی اختتام پذیر ہو گئیں۔ اب آگے کا سوچو۔"

"ہونہہ!" اس نے طنزیہ انداز میں ہنکارا بھرا۔ "کیا سوچوں۔ "

" ثانیہ جمیل کے بارے کیا خیال ہے، مسلمان بھی ہے اور تمھاری میڈم کی ہم شکل بھی۔" شاہ زیب اسے پہلے بھی اس کی طرف متوجہ کر چکا تھا۔

سعد دکھی دل سے بولا۔ "شکل کے ایک جیسا ہونے سے کیا ہو گا یار، وہ ان پڑھ گنوار لڑکی کلپنا کی جگہ کبھی بھی نہیں لے سکتی۔ اور پھر یہ دل جسے اپنی میڈم کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے۔"

شاہ زیب نے کہا۔ "محبت تعلیم یا اخلاقیات سے نہیں ہوا کرتی۔ کوئی بھی شخص، سب سے پہلے شکل کی وجہ ہی سے آنکھوں کے رستے دل میں اترتا ہے، تم کلپنا کی بھی تو شکل پر فدا ہوئے تھے نہ کہ اس کے فن یا تعلیم یافتہ ہونے پر۔ باقی ثانیہ ان پڑھ گنوار ہے تو سیدھی سادی اور بھولی بھالی بھی تو ہے اسے اپنا کر تم مرضی کے سانچے ہیں ڈھال سکتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"پہلی بات یہ کہ میرے دل میں کلپنا کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ دوسرا میں کلپنا کی ہم شکل ہونے کی وجہ اسے اپنانے پر تیار ہو بھی جاؤں تو وہ کب مانے گی۔ خاص کر ثانیہ کے بھائیوں کے لیے اس کی حیثیت سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کی سی ہے وہ مجھے اس کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیں گے۔"

"کوشش تو کرو یار، بلکہ اسے بھی فلموں کی طرف گھسیٹ لاؤ۔ سٹیج سے حاصل ہونے والا معاوضا اتنا زیادہ نہیں ہے۔اور پھرا سٹیج میں کوئی عزت اور مقام بھی نہیں ملتا۔ تم میڈم کی ادھوری رہ جانے فلموں کی تکمیل کروانے کے ضمن میں اسے کافی معاوضا دلوا سکتے ہو۔"

وہ سوچ میں کھو گیا تھا۔ دو تین فلمسازوں نے بھی اسے یہی کہا تھا کہ کسی طرح وہ ثانیہ کو فلموں کی طرف لے آئے۔ نہ جانے کیوں تمام اسے ثانیہ کی طرف دھکیلنے پر تلے ہوئے تھے۔ مگر اس کا دل مان کر نہیں دے رہا تھا۔ کسی کام میں بھی تو من نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں کلپنا سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔ مجھے کسی ثانیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بس میرے لیے کلپنا کی یادیں کافی ہیں۔"

"سنکی آدمی، مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا۔" شاہ زیب پھیکے انداز میں کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆

کچے مکان کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترے، دستک دینے پر دروازہ ایک نوجوان نے کھولا تھا۔ تعارف کرا کر انھوں نے ثانیہ کے بڑے بھائی سے ملنے کی خواہش کی تھوڑی دیر بعد وہ سراج جمیل کے سامنے بیٹھے تھے۔

مصافحہ کرتے ہوئے سراج نے سوالیہ نظروں سے انھیں گھورا۔

میرا نام شاہ زیب ہے یہ آکاش اور پردیپ سنگھ۔''شاہ زیب اپنا اور ساتھیوں کا تعارف ''

''کراتے ہوئے کہا۔''ہم ضروری کام کے سلسلے میں حاضر ہوئے تھے۔

سراج طنزیہ انداز میں بولا۔''تھارا جروری کم منے پتا....''(آپ کے ضروری کام کا مجھے پتا ہے۔''

شاہ زیب سرعت سے بولا۔''آپ غلط سمجھے ہمارا تعلق تھیڑ یا کسی ڈراما کمپنی سے نہیں ہے۔ ہم ''بس آپ کے فائدے کے لیے حاضر ہوئے تھے۔

''ہر جی اپڑاں پھیدا سوچت ہے۔''(ہر کوئی اپنا فائدہ سوچتا ہے۔ ''

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بالکل۔''شاہ زیب نے اثبات میں سر ہلایا۔''لیکن بلاشک وشبہ آپ کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔''

''تبھی میں بولوں.... تھاراا پنڑاں پھائدہ جرور ہیے۔''(تبھی میں کہوں کہ آپ کا اپنا فائدہ ضرور ہو گا)

''دیکھو سراج صاحب، غور سے سننا میری بات بہت ضروری ہے۔تم اپنی بہن کو ضائع کر رہے ہو۔اسٹیج پر رقص کر کے وہ کتنا کچھ کما لے گی۔خاص کر اس صورت میں کہ اس شعبے میں ناچنے گانے والیوں کی کوئی کمی نہیں۔ثانیہ کو فی الحال اس لیے آگے آنے کا موقع ملا ہوا ہے کہ لوگ میڈم کلپنا کی ہم شکل ہونے کی وجہ سے اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔لیکن یاد رکھنا لوگوں کی یہ دلچسپی ہمیشہ نہیں رہے گی۔زیادہ سے زیادہ تین چار ماہ بعد ثانیہ بھی ان ہزاروں رقاصاؤں کی صف میں شامل ہو جائے گی جو اس میدان کی پرانی کھلاڑی ہیں۔آپ کو ابھی منھ مانگا معاوضا مل رہا ہو گا۔ثانیہ میں لوگوں کی دلچسپی ختم ہوتے ہی یہ معاوضا دوبارہ چند ہزار کی شکل اختیار کر جائے گا،اس لیے ابھی سے اس بارے کچھ بہتر سوچ لو۔''

اس نے منھ بناتے ہوئے کہا۔''تھارا جروری کم ساڈی بہن نوں فلم میں لے جانڑاں اے تے رہنڑں دیو۔''(اگر آپ کا ضروری کام ہماری بہن کو فلم میں لے جانے کا ہے تو رہنے دو)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''شاہ زیب نے کہا۔ ''تو کیا ساری زندگی اسٹیج پر ناچتی رہے گی۔

سراج نے طنزیہ انداز میں کہا۔ ''فلم والے بھی تو چند لاکھ دے رہے ہیں۔اس سے زیادہ تو ثانیہ ناچ کر کما لیتی ہے۔تو پھر اسٹیج پر ناچنا بہتر ہوا نا۔''(سراج مادری زبان ہی میں بات کر رہا تھا)

اس لیے کہ وہ تمھیں سادہ اور بھولا سمجھ کر لوٹنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن میڈم ثانیہ '' کو ایک ہوشیار منیجر مل گیا تو کروڑوں میں کھیلو گے۔''ساری گفتگو شاہ زیب ہی کر رہا تھا اس کے دونوں دوست خاموشی سے ان کی گفتگو سننے پر اکتفا کر رہے تھے۔اسی وقت ان کے لیے دروازہ کھولنے والے لڑکے نے چائے کی پیالیاں ان کے سامنے لا کر رکھ دیں۔

شاہ زیب کی باتوں نے سراج کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا۔ ''تم لوگ ہماری ''بہن کو چھین لو گے۔

شاہ زیب فلسفیانہ انداز میں بولا۔ ''بہنیں تو ہوتا ہی پرایا دھن ہیں کیا کبھی بھی اس کی شادی نہیں ''کرو گے۔

یہ بات واضح کر رہی ہے کہ تمھارے دل میں چور ہے۔''سراج ایک بار پھر برگشتہ ہونے '' لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمھیں سمجھا رہا تھا دوست۔ باقی میڈم کلپنا کی کئی ادھوری فلمیں ایسی ہیں جن میں کام کر "
کے تمھاری بہن کو بہت اچھا معاوضا مل سکتا ہے۔اس وقت فلمساز مجبور بھی ہیں تم آسانی سے
منھ مانگا معاوضا وصول کر سکتے ہو لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی جاننے والا آدمی
"تمھارے ساتھ ہو۔

"سراج نے پوچھا۔"اور وہ جاننے والے آدمی تم ہو؟

نہیں...."شاہ زیب نے نفی میں سر ہلایا۔"وہ ہے میرا دوست اور میڈم کلپنا کا مینجر سعد "
"اللہ خان۔

"اسی نے تم لوگوں کو بھیجا ہے۔ "

"نہیں، میں نے اس سے اس بارے بات کی تھی مگر وہ نہیں مانا۔"

"سراج پھیکے انداز میں بولا۔"جب اپنے دوست کی نہیں مانا تو ہماری کیا مانے گا۔

شاہ زیب معنی خیز لہجے میں بولا۔"کیوں کہ ایک شخصیت ایسی ہے جو بڑی آسانی سے اسے منوا
"سکتی ہے۔

کون؟"سراج کے لہجے میں دلچسپی تھی۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"....   شاہ زیب اطمینان سے بولا۔"میڈم ثانیہ

سراج غصے سے بولا۔"تمھارا مطلب ہے ہم اپنی بہن کو ایک غیر مرد کے پاس بھیجیں کہ وہ ہماری مدد کرے۔"

شاہ زیب اسے تسلی دیتا ہوا بولا۔"کون سا اکیلی ہو گی، تم بھی ساتھ ہو گے بلکہ ہم بھی تمھارے ساتھ چلیں گے۔"

"سراج نے بے یقینی سے پوچھا۔"وہ ثانیہ کی بات مانے گا کیوں؟

کیوں کہ میڈم ثانیہ، کلپنا کی ہم شکل ہے اور وہ کلپنا کو دیکھ دیکھ جیتا تھا۔اب اس کی جدائی میں بستر پر پڑا ہے۔"

بھائی منے جانڑاں ہیے، منے پھلماں دا شوق ہیے۔"ثانیہ کی ایک دم آمد نے تمام کو حیران کر دیا تھا۔شاید وہ کافی دیر سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

سراج منہ ٹیڑھا کر کے بولا۔"ہندی بول ناہیں سکت ہوتے پھلماں دا شوق ہیے۔"(ہندی بول نہیں سکتیں اور فلموں کا شوق ہے)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاہ زیب جلدی سے بولا۔"یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا حل موجود نہ ہو،آواز کسی اور کی استعمال ہو جائے گی۔اس سے پہلے بھی دو تین چوٹی کی اداکارائیں ہندی بولنے سے کوری ہیں۔میڈم کترینہ کیف ہی کو دیکھ لو صرف انگلش بول سکتی ہے۔یقین مانو ثانیہ کو میڈم کلپنا کی ہم شکل ہونے کی وجہ سے بہت پذیرائی ملے گی۔"

"سراج ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا۔"لیکن آپ کے دوست کو کیسے منائیں گے۔"

"پہلے ہم مل کر کوشش کریں گے،اگر وہ سنکی نہ مانا تو میڈم ثانیہ کو صرف ایک فقرہ بولنا پڑے گا۔مجھے سو فیصد یقین ہے وہ حامی بھر لے گیا۔"

"کون سا فقرہ....."سراج کے نے حیرانی سے پوچھا باقی بھی شاہ زیب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

اپنی کامیابی پر شاہ زیب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔"وہ میں میڈم کو سکھا دیتا ہوں۔"

☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد ثانیہ،اس کے بھائیوں اور شاہ زیب لوگوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ثانیہ کالے نقاب میں مستور تھی صرف سیاہ آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں۔انھیں بیٹھنے کا کہہ کر وہ ملازم کو چائے پانی کا بتانے لگا۔

چائے آنے تک شاہ زیب نے ثانیہ کے بھائیوں کی وکالت کرتے ہوئے ساری بات سعد کے گوش گزار کردی۔

معذرت خواہ ہوں یار۔''سعد کے ہونٹوں پر پھیکی مسکراہٹ ابھری۔''اب مجھ سے یہ کام ''نہیں ہوسکے گا۔

''آخر آپ نے کوئی کام تو کرنا ہے۔یا یونھی بستر پر لیٹے روٹیاں پھاڑتے رہو گے۔ ''

فی الحال تو مجھے کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ کسی کام کو دل چاہتا ہے۔البتہ کچھ '' عرصے بعد جب طبیعت سنبھل جائے گی تب کچھ سوچوں گا۔لیکن وہ بھی کم از کم فلمی دنیا سے ''متعلق نہیں ہوگا۔

''شاہ زیب نے کہا۔''یار سعد، قنوطی نہ بنو۔اپنا نہیں تو کسی غریب کے بھلے ہی کا سوچ لو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میرا خیال ہے ہماری بات پوری ہو چکی ہے اور آپ لوگوں نے چائے وغیرہ بھی پی لی ہے۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی سراج اور امان صاحب۔" سعد نے بات ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر ان کی طرف الوداعی مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

اسی وقت ثانیہ نے دلکش انداز میں کھنکارتے ہوئے پر کشش چہرے سے نقاب ہٹایا اور سعد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔" سعدی نہیں نا۔

سعد ایک دم ساکت ہو گیا تھا۔وہ کلپنا ہی تو تھی، وہی سیاہ آنکھیں، یاقوتی ہونٹ، صراحی دار گردن، ستواں ناک، سرخ و سفید گال، کالی گھنی زلفیں.... ذرا سا بھی تو فرق نہیں تھا۔اور پھر وہ بولی بھی بالکل کلپنا ہی طرح تھی۔اسے سعدی، کلپنا ہی تو کہتی تھی۔وہ ڈھے جانے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گیا۔کوشش کے باوجود وہ ثانیہ کے چہرے پر سے نظر نہیں ہٹا پا رہا تھا۔اس کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر شاہ زیب نے فاتحانہ نظروں سے اپنے ساتھیوں کو گھورا۔اسی وقت سعد کے ہونٹوں سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

"ٹھیک ہے۔"

"ثانیہ جمیل نے دل آویز مسکان ہونٹوں پر بکھیری۔" دھنے واد، سعدی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆

"سعد بھائی، ہمارے بھگوان کا نہیں تو اپنے اللہ ہی کا خوف کریں، دو گانوں اور تین چار مناظر کا معاوضا تین کروڑ....؟" پریش چوپڑا کے لہجے میں گہری خفگی چھپی تھی۔

سعد اطمینان سے بولا۔"اگر میڈم زندہ ہوتیں تو ان مناظر کا معاوضا ساڑھے تین کروڑ ہونا تھا۔وہ صرف آدھا معاوضا وصول کر سکی تھیں۔اب بھی آپ کو پچاس لاکھ کا فائدہ مل رہا ہے۔"

پریش معنی خیز لہجے میں بولا۔"ہم آپس میں بھی کچھ طے کر سکتے ہیں،وہ کون سی سچ میں آپ کی اصل میڈم ہے۔یقیناایک خانہ بدوش لڑکی سے کہیں زیادہ ہم آپ کے قریب ہیں۔"

"صحیح کہا، مگر جب میں نے اس کے ساتھ کام کی حامی بھری تو میری نیت بالکل صاف تھی کیوں کہ کسی نے اس گنوار کو اچھی طرح پڑھا کر لایا تھا۔تمام منتیں کرتے رہے اور میں انکار میں سر ہلاتا رہا۔اس نے صرف اتنا کہا۔"سعدی، نہیں نا۔"اور میرے انکار کی عمارت دھڑام سے زمین بوس ہو گئی۔اس کی آواز اور شکل تو میڈم کی طرح ہیں ہی شاہ زیب بے غیرت اسے وہ انداز بھی سکھا کر لایا تھا جو میری میڈم کا تھا۔اور آپ جانتے ہیں میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

"دیکھ لو سعد صاحب، یہ نہ ہو کلپنا میڈم کی نامکمل فلموں کے علاوہ کچھ حاصل نہ کر سکو۔"

سعد اطمینان سے بولا۔ "اس کا فیصلہ میں اور آپ نہیں عوام کریں گے۔ کسی کو شہرت کی بلندیوں پر اٹھانے یا گمنامی کے اندھیروں میں دھکیلے جانے کا انحصار عوام کی پسند ناپسند پر ہوتا ہے۔"

پریش نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ دو تین لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ پھیکے لہجے میں بولا۔ "تمھارے سچ بولنے اور بغیر لگی لپٹی رکھنے کی خوبی آج مجھے بہت بڑی خامی لگ رہی ہے۔"

"پریش صاحب، ایک بات کا یقین کر لیں، عوام میڈم کو چاہتی ہے ان کی فلمیں پہلے بھی ہٹ ہوتی تھیں لیکن اب تو بات ہی اور ہے یقین مانیں چند دنوں میں فلم کی تکمیل کر کے آپ دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ رہے ہوں گے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" پریش نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تین کروڑ کا سن کر ثانیہ حیران رہ گئی تھی۔اس کے بھائی بھی خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے۔

سعد کی جانب چاہت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں بولی۔"دھنے واد سعدی۔"بے چاری کو بس ہندی کے چند شبد ہی بولنا آتے تھے۔

اگلے دن سے شوٹنگ شروع ہونا تھی۔شوٹنگ شیڈول سعد کے پاس موجود تھا۔وہ ثانیہ کو اس کے بھائیوں کی موجودی میں کافی دیر تک سمجھاتا رہا کہ اس نے کیا کرنا ہے۔سعد کو محسوس ہوا کہ وہ اس کی باتوں کو بڑی دلچسپی اور توجہ سے سن رہی ہے۔اس دوران اس کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی سعد کے چہرے سے نہیں ہٹی تھیں۔اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چاہت سعد کو فوراََ ہی نظر آگئی تھی۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار اسے گھورنے لگ جاتا اور پھر اسے یاد آتا کہ وہ اس کی میڈم نہیں ہے تب وہ نیچے دیکھنے لگ جاتا۔اچانک اس کے دماغ میں کلپنا کی مدھر آواز گونجی ....

"سچ کہوں سعدی،اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمھیں میرا نعم البدل مل جائے گا۔البتہ تمھیں کچھ ہو گیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا واقعی ایسا ہی تھا ثانیہ جمیل کلپنا کی ہم شکل ہی تو تھی۔اور صرف یہی خوبی اس کی ہزاروں خامیوں پر بھاری تھی۔ جبکہ سعد کے علم میں اس کی ان پڑھ گنوار ہونے کے علاوہ کوئی خامی نہیں تھی۔

چونکہ ثانیہ بھی کلپنا کی طرح رقص کی ماہر تھی اس لیے فلم ڈائریکٹر نے سب سے پہلے گانوں کی عکس بندی کی تھی۔اور گانوں کی عکس بندی کرواتے ہوئے ثانیہ ذرا بھی نہیں جھجکی تھی معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ پہلی بار کیمرے کے سامنے آ رہی ہے۔البتہ رہ جانے والے تین چار مناظر کی عکس بندی کرواتے ہوئے ہدایت کار کو دانتوں پسینہ آ گیا تھا۔اس کی جگہ مکالمے بولنے کے لیے تو خوب صورت آواز کی ایک لڑکی کی خدمات حاصل کر لی گئی تھیں لیکن چہرے پر منظر کے مطابق تاثرات تو اس نے خود پیدا کرنے تھے۔اس موقع پر سعد بہت کام آیا تھا کہ وہ صرف اسی کی بات پر توجہ دیتی تھی باقی مردوں سے دور بھاگتی اور گھبرا جاتی تھی۔

دن رات لگا کر فلم ساز نے دو ہفتوں کے اندر ہی فلم کی تکمیل کر دی تھی۔اس فلم کے علاوہ باقی فلم سازوں سے سعد نے جان بوجھ کر رابطہ نہیں کیا تھا کیوں کہ پہلی فلم کی عوام میں پذیرائی دیکھ کر ہی وہ آئندہ فلموں کے لیے منہ مانگے معاوضے کا مطالبہ کر سکتا تھا۔نہ جانے کیوں اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ثانیہ جمیل کی آنکھوں میں بھرے خوابوں کو تکمیل کرے۔اپنی میڈم کے لیے وہ

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں کر پایا تھا اس جیسی کے لیے کچھ کر کے وہ دل میں بھری پشیمانی اور ندامت میں کمی کرنا چاہتا تھا۔

فلم ریلیز ہونے سے ایک دن پہلے پریش چوپڑا نے تمام فنکاروں کو پارٹی دی تھی۔ عجیب بات یہ ہوئی تھی کہ ہر وقت ثانیہ کا دم چھلہ بنے ہوئے بھائی پارٹی میں نہیں آئے تھے۔ سعد نے ثانیہ کے لیے ایک کار خریدنے کے ساتھ ڈرائیور اور ایک محافظ کا بھی بندوبست کر دیا تھا۔ وہ ان کے ساتھ اکیلی ہی آ پہنچی تھی۔ اس کا لباس دیکھ کر زیادہ تر لوگ ہنس پڑے تھے۔ کھلی قمیص کے ساتھ سر پر اوڑھے دوپٹے سے وہ اس تقریب کے لیے مزاح کا سبب ہی بنی تھی۔ لیکن اس لباس میں دیکھ کر نہ جانے کیوں سعد کو بہت اچھا لگا تھا۔ وہ کلپنا کو ایسا لباس پہننے پر مجبور کیا کرتا تھا لیکن وہ فیش ایبل کپڑوں کی شوقین تھی اور اکثر اس بات پر سعد کی اس سے خفگی بھی ہو جاتی۔ گو وہ زیادہ دیر اسے خفا نہیں رہنے دیتی تھی کہ سعد کو منانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ وہ صرف ایک جملہ کہا کرتی۔ ''سعدی نہیں نا۔'' اور سعد ہتھیار ڈال دیتا تھا۔

پارٹی شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد ایک اور ڈراما ہوا تھا۔ جان بوجھ کر یا انجانے میں ثانیہ نے وسکی کا گلاس اٹھا کر چند گھونٹ لیے اور پھر لڑکھڑا کر فرش پر گر گئی۔ سعد نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دے کر صوفے پر بٹھا دیا۔ تمام مہمان زور زور سے ہنسنے لگے تھے۔ کلپنا بہت زیادہ شراب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوشی کیا کرتی تھی۔ بعد میں سعد کی وجہ سے اس نے شراب نوشی میں کافی کمی کر دی تھی۔ البتہ واضح نظر آرہا تھا خانہ بدوش ثانیہ نے زندگی میں پہلی بار شراب چکھی تھی۔

سعد ساتھ بیٹھ کر اسے سمجھانے لگا۔ ''دیکھو ثانیہ، یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ بہتر ہو گا آئندہ اسے منہ سے نہ لگاؤ۔''

''وہ نادم لہجے میں بولی۔'' منے پتا نہ ہوت یہ اتنی خراب ہوت ہے۔

''اچھائی برائی کو رہنے دو بس تم نے آئندہ شراب پینے کی کوشش نہیں کرنا۔ ''

''وہ وارفتگی سے بولی۔'' تھاری ساری باتاں پہ عمل کروں گی۔

سعد ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔ لگتا تھا ثانیہ کو کوئی اچھی طرح پڑھا چکا تھا کہ وہ سعد کو کیسے قابو کر سکتی تھی۔ اور ایسا کرنے والا شاہ زیب کے علاوہ کون ہو سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ سعد کا وہم ہوتا اور وہ خود بہ خود اس کی چاہت میں مبتلا ہو گئی ہو۔

☆☆☆

ریلیز ہونے کے ساتھ ہی فلم نے کامیابی کے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔ وہ کھڑکی توڑ رش ہوا کہ ٹکٹ بلیک میں بھی نہیں مل رہے تھے۔ کوشش کے باوجود ناظرین یہ اندازہ نہیں لگا پا رہے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ اصل کلپنا پر کن مناظر کی عکس بندی ہوئی تھی اور ثانیہ کس کس منظر میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ منجھے ہوئے ناقدین بھی آواز کے ہلکے سے فرق کی وجہ سے ثانیہ اور کلپنا کے درمیان تمیز کر پائے تھے۔ کیوں کہ ثانیہ کے ہندی نہ جاننے کی وجہ سے مکالمے کسی اور لڑکی آواز میں ریکارڈ کیے گئے تھے۔ البتہ وہ ناقدین گانوں میں ثانیہ اور کلپنا کی تمیز نہیں کر سکے تھے۔ فلم نے ریلیز ہونے کے ساتھ کئی ریکارڈ اپنے نام کر لیے تھے۔ پریش چوپڑا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ثانیہ کے گھر فلم سازوں کی قطار لگ گئی تھی۔ کلپنا کی ادھوری فلموں کی تکمیل کے لیے فلم ساز منہ مانگا معاوضہ دینے کی آفر کر رہے تھے۔ زیادہ تر فلم سازوں کی یہی کوشش تھی کہ سعد کو درمیان سے ہٹا کر وہ ثانیہ اور اس کے بھائیوں کے ساتھ مک مکا کر لیں۔ مگر ثانیہ نے سعد کی غیر موجودی میں کسی قسم کے معاہدے اور بات چیت سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بھائیوں کو بھی سعد کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا، ہمیشہ بہن پر حکم جمانے والے بھائیوں نے اس معاملے میں بہن ہی کا ساتھ دیا تھا۔ فلم سازوں کی کوششیں سعد کی نظر سے بھی اوجھل نہیں تھیں۔ اتنا اندازہ تو اسے بھی تھا کہ ثانیہ یا اس کے بھائیوں کو اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ وہ خود بھی ثانیہ کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا کہ کلپنا کی یاد اب تک وہ اپنے دل سے محو نہیں کر سکا تھا۔ لیکن جب فلم ساز دوبارہ اس کے ساتھ رابطے کی کوشش کرنے لگے اس کے ساتھ ثانیہ نے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی کال کر کے اسے بتادیا کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھائے گی تب وہ ایک بار پھر میدان میں اتر آیا۔پہلے ہی فلم ساز کے سامنے جب اس نے چھے کروڑ کا نام لیا۔وہ حیرت سے اچھل پڑا تھا۔

"اتنا معاوضا کوئی بھی بڑی ہیروئن پوری فلم کا لیتی ہے جناب۔"راہول کپور کا لہجہ طنز سے پر تھا۔

"راہول صاحب، میڈم ثانیہ بھی جس اداکارہ کی جگہ کام کر رہی ہے وہ بالی وڈ کی صف اول کی اداکارہ تھی۔دوسرا میں نے زبردستی نہیں کی اپنا مطالبہ پیش کیا ہے آپ انکار کر دیں۔باقی واضح کر دوں، میری کوشش یہی ہو گی کہ میڈم ثانیہ زیادہ سے زیادہ تین فلمیں سائن کرے، میڈم کلپنا نے بہ حالت مجبوری اتنی فلمیں ایک ساتھ سائن کی تھیں میڈم ثانیہ کو کوئی مجبوری نہیں ہے آپ بے شک اس وقت انکار کا حق رکھتے ہیں لیکن یاد رہے اگر بعد میں آپ کے مان جانے پر بھی ہمارے پاس وقت نہ ہوا تو گلہ نہ کرنا۔"

"دھونس جمانا تو کوئی آپ سے سیکھے۔"راہول کے ہونٹوں پر پھیکی مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعد اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔ ''راہول صاحب، پریش چوپڑا نے ایک فلم سے اتنا کمایا ہے کہ ماضی کی میں بنانے والی تمام فلموں کو ملا کر اسے اتنا فائدہ نہیں ہوا ہو گا۔اور اب وہ اتنا پر جوش کے کہ ایک نئی فلم کا سکرپٹ میرے پاس بھجوا دیا ہے۔وہ میڈم ثانیہ کو منہ مانگے معاوضے پر نئی فلم میں کاسٹ کرنا چاہتا ہے۔یہ تو میں نے اس کی منت کر کے تھوڑی سی مہلت مانگ لی کہ پہلے نامکمل فلموں کو نبٹا دینا مناسب ہو گا۔''

''لازمی بات ہے جب چند مناظر اور دو تین گانوں کا معاوضا مکمل فلم جتنا مل رہا ہے تو آپ کو نئی فلم سائن کرنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئے گی۔خاص کر وہ الو کی پٹھی تو آپ کی غیر موجودی میں کسی سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی۔''راہول کے مزاحیہ انداز پر سعد قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

اگلی چار فلمیں بھی چندماہ کے اندر ہی ریلز ہو گئی تھیں۔ثانیہ، کلپنا کی موت کی ہمدردیاں خوب سمیٹ رہی تھی۔لوگ اسے دیکھنا چاہتے تھے،آٹو گراف لینا چاہتے۔مشہور ٹی وی پرو گراموں والے اسے پرو گرام میں بلانے کا منہ مانگا معاوضا دینے پر تیار تھے،اخباروں اور رسالوں کے نمائندے اس کے انٹرویو کی کوششوں میں مصرف تھے۔اور وہ کسی کٹھ پتلی کی طرح بس سعد کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرف دیکھ رہی تھی۔ سعد کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ثانیہ یوں اس پر فریفتہ ہو جائے گی۔لباس کے انتخاب تک میں وہ اس سے رائے مانگا کرتی۔

اور پھر ایک دن اس نے نیا گھر لینے کی بات کرتے ہوئے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔''سعدی ، تھاری پرانی میڈم کی کوٹھی کس کے قبجے میں ہوت ہے۔''(تمھاری پرانی میڈم کی کوٹھی کس کے قبضے میں ہے)وہ سعد کو پکا سعدی کہہ کر ہی پکارتی تھی۔اور اصولاََ تو سعد اس کا ملازم تھا اس لیے اس کا اعتراض کرنا نہیں بنتا تھا۔یوں بھی ثانیہ کی چاہت اور خلوص بھرا سلوک دیکھتے ہوئے وہ اس کی بہت عزت کرنے لگا تھا۔

کیوں؟'' وہ حیران رہ گیا تھا۔''

منے جی چاہے او کوٹھی خرید لوں۔''(دل کرتا ہے وہ کوٹھی خرید لوں)

وہ بجھے دل سے بولا۔''وہ کوٹھی سیٹھ گپتا رام باندرے کے پاس پندرہ کروڑ کے عوض میڈم نے رہن رکھوائی تھی۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھارے نو جیادا علم ہوئے گا کوٹھی دی قیمت دا لیکن منے اور کوٹھی خرید نا ہے۔ میڈم کی "
"وجہ سے منے اے مقام ملا ہے۔ منے اس کا دھنے واد کہنا ہے۔

ٹھیک ہے میں معلوم کر لیتا ہوں کہ سیٹھ گپتا رام باندرے کا کیا ارادہ ہے۔" سعد نے اثبات "
میں سر ہلا دیا تھا۔

اگلے دن وہ گپتا رام کے دفتر میں بیٹھا کوٹھی کی بابت بات کر رہا تھا۔اس نے چھوٹتے ہی اتنی ہی رقم کا مطالبہ کر دیا تھا جو وہ کلپنا کو ادا کر چکا تھا۔

سعد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "سیٹھ صاحب اگر کوئی پراپرٹی ڈیلر آپ کو چھے کروڑ سے زیادہ دینے پر آمادہ ہے تو اسی کے حوالے کر دینا۔ ویسے میرا نہیں خیال کہ کوئی بے وقوف اس کوٹھی کو خریدنے کی کوشش کرے گا۔ وہاں قتل کی واردات ہوئی ہے ایک عورت کو جلایا گیا ہے۔ اور ایسی عمارتیں اصل قیمت کے نصف میں بھی کوئی نہیں خریدتا۔"

مسٹر سعد، میں نے پندرہ کروڑ کی بھاری رقم تمھاری ہی ہتھیلی پر رکھی تھی۔" گپتا رام کے "
لہجے میں غصہ بھرا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل، مگر میڈم کوٹھی بیچ نہیں رہی تھی اور نہ آپ اتنی رقم میں خریدتے۔ وہ تو بس قرض لینے کی ضمانت کے طور پر کوٹھی کے کاغذات آپ کے حوالے کیے گئے تھے اور آپ بھی جانتے تھے کہ رقم ایک کروڑ کے منافع کے ساتھ واپس وصول ہو جائے گی اور آپ کے بیٹے کی شادی میں میڈم کا رقص بونس میں رہے گا۔ اب زندگی نے میری میڈم کا ساتھ نہیں دیا تو اس میں نہ وہ قصور وار ہے اور نہ میں۔ آپ کی دی ہوئی رقم چند ظالموں کے قبضے میں چلی گئی۔ میڈم بے چاری نہ کوٹھی بچا سکی نہ رقم اور نہ زندگی۔" سعد کی آواز بھرا گئی تھی۔

سیٹھ گپتا رام باندرے ایک دم خاموش ہو گیا تھا کہ سعد کی بات حقیقت کے خلاف نہیں تھی۔ اور پھر تھوڑے بحث و تکرار کے بعد ساڑھے سات کروڑ میں سودا ہو گیا تھا۔

ثانیہ کو خوش خبری سنا کر وہ کوٹھی کی از سر نو تزئین و آرائش میں مصروف ہو گیا۔ اس نے اپنی مرضی سے ڈرائینگ روم اور خواب گاہ کے لیے فرنیچر خریدا تھا اور تمام سامان اپنی نگرانی میں ترتیب کے ساتھ لگوایا تھا۔ خواب گاہ، دیواروں کے رنگ اور کھڑکیوں کے پردوں تک میں اس نے پرانے انتخاب کو مد نظر رکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ثانیہ اپنے بھائیوں اور چھوٹی بہن کے ساتھ وہاں منتقل ہو گئی تھی۔اس کے پانچ بھائی اور ایک چھوٹی بہن تھی۔بھائیوں کے برعکس دونوں بہنوں کا رنگ بہت صاف تھا۔ چھوٹی بہن گو ثانیہ کی طرح خوب صورت تو نہیں تھی پھر بھی کافی پرکشش اور پیاری تھی۔

☆☆☆

سعد نے نئی فلموں کی آفر کو فی الحال موخّر کر دیا تھا۔وہ میڈم کلپنا کی ادھوری رہ جانے والی فلموں کے بعد اس طرف متوجہ ہونا چاہتا تھا۔ثانیہ اس وقت تین فلموں کی شوٹنگ کروا رہی تھی۔وہ اپنے آرام و خوراک پر بہت دھیان دیتی تھی۔اس کے ساتھ سب سے بڑا مسئلہ غیر تعلیم یافتہ ہونے اور ہندی نہ بول سکنے کا تھا۔ فلم کے سکرپٹ پڑھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جب کہ وہ دستخط کی جگہ انگوٹھا ثبت کرتی تھی۔سعد نے اسے پڑھنے کا مشورہ دیا تھا جسے وہ ہنس کر۔"منے ان پڑھ رہن دیو۔" کہتے ہوئے ٹال گئی تھی۔

فلموں کی شوٹنگ کے دوران سعد کو محسوس ہوا کہ وہ اس کے کچھ زیادہ ہی نزدیک آتی جا رہی ہے۔کلپنا کی ہم شکل ہونے کی وجہ سے سعد کو بھی اس کی ذات میں دلچسپی ضرور تھی۔اور پھر ایک دن جب وہ اسے رخصت کر کے گھر جانے والا تھا وہ اسے اپنی خواب گاہ میں بلا کر بری طرح چمٹ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مننے اپنالو سعدی، مننے فلموں میں کم نیئں کرنا مننے تھارے نال شادی کرنی ہے۔"اس کی جذبات سے بوجھل گفتگو سنتے ہی سعد نے سر جھکا لیا تھا۔ حیرت انگیز طور پر اس کے بھائیوں نے بھی ان کی شادی پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ کافی لوگوں نے ثانیہ جمیل کے بھائیوں اور خود اسے سمجھانا چاہا کہ ایک لڑکی شادی کرنے کے بعد نمبرون کی دوڑ سے نکل جایا کرتی ہے۔ مگر ثانیہ نے کسی کی بات کو بھی درخور اعتناء نہیں جانا تھا۔ اس نے میڈم کلپنا کی رہ جانے والی فلموں کی تکمیل کے بعد فلمی دنیا کو خیر باد کہنے کا اعلان کر دیا تھا۔ لڑکی وداع ہو کر شوہر کے گھر جاتی ہے لیکن اس نے سعد کی منت کر کے اسے راضی کر لیا تھا کہ وہ دونوں کلپنا کی کوٹھی ہی میں رہیں گے۔ یوں بھی اس کوٹھی کا تعلق اس کی جان حیات سے تھا اس لیے اس نے اعتراض کرنے کی ضرورت محسوس نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

سعد نے دھڑکتے دل کے ساتھ حجلہ عروسی میں قدم رکھا۔ اس کے احساسات عجیب سے ہو رہے تھے۔ اس دن کی تمنا تو اس نے کلپنا کے ساتھ منانے کی کی تھی، لیکن کلپنا اس کے مقدر میں نہیں تھی۔ بیڈ پر وہ سرخ گٹھڑی کی صورت بیٹھی تھی۔ سعد دو تین منٹ تو الفاظ کو دماغ میں ترتیب دیتا رہا اور پھر دھیمے لہجے میں بولا۔

”ثانیہ، شاید میں تمھیں اتنی چاہت اور پیار نہ دے پاؤں جس کی تم حق دار ہو کیوں کہ کوشش کے باوجود میں اسے بھلا نہیں پایا۔ وہ آج بھی پہلے دن کی طرح میرے دل و دماغ میں بسی ہوئی ہے۔ تم سر تا پا اس کے جیسی ہو بس وہ نہیں ہو اور اس دل نے ہمیشہ اسی کو مانگا ہے۔ میری کوتاہیوں اور لغزشوں کو مجبوری جانتے ہوئے معاف کر دینا۔ میں تمھارے حقوق کی بجا آوری میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا، لیکن دل کے معاملے میں اپنی بے بسی کا اعتراف میں پہلے کر چکا ہوں۔“ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا۔ پھر جیب سے ایک ڈبا نکال کر اس نے کھولا۔ اس میں چاندی کی نگینہ جڑی خوب صورت چوڑیاں موجود تھیں۔ ”جانتی ہو کلپنا کو سونا اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ منہ دکھائی میں چاندی کی چوڑیاں لے گی اور جس دن اس نے مجھے یہ کہا تھا اس سے اگلے دن میں نے چوڑیاں بنوا کر رکھ لیں تھیں، مگر ان چوڑیوں کی قسمت میں وہ ریشمی کلائیاں نہیں تھیں۔ اور برا نہ منانا کہ میں ہر بات میں اس کا ذکر کر رہا ہوں۔ مجھے بے بس جانتے ہوئے معاف کر دینا۔“ معذرت کے انداز میں کہتے ہوئے اس نے ثانیہ کے ہاتھ پر چوڑیوں والا ڈبا رکھ دیا۔

”مجھے پہنا دو۔“ اس کے کانوں میں ثانیہ کی مدھر آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

سعد خاموشی سے اس کی کلائیوں میں چوڑیاں ڈالنے لگا۔ کلپنا کے ہاتھوں کو وہ کئی بار چھو چکا تھا۔ حیران کن طور پر ثانیہ کے ہاتھ بھی بالکل اسی کے جیسے تھے۔ غیر ہوتی دل کی دھڑکنیں کہہ رہی تھیں یہ وہی ہاتھ ہیں، مگر حقائق اس کے خلاف تھے۔اس نے ثانیہ کا گھونٹ الٹا اور اس کا سانس رکنے لگا تھا۔ محبوب کی شکل نے آنکھوں کے سامنے آکر جذبات میں ہلچل مچادی تھی۔ وہ وارفتگی سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ دل آویز مسکان ہونٹوں پر بکھیرتے ہوئے کہنے لگی۔ ''تمھارے کو تو اس کا متبادل مل گیا ہے نا۔'' سعد کے دماغ کو جھٹکا لگا۔ بالکل یہی بات کلپنا نے بھی کی تھی کہ ''اگر میں مر گئی تو میرا متبادل تو تمھیں مل جائے گا۔'' اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔ ایک دم اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ سعدی۔''ثانیہ نے فوراََ اسے پکارا تھا۔

''وہ گلوگیر لہجے میں بولا۔ ''ثانیہ میں تھوڑی دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دینا۔

تم ثانیہ کو چھوڑ کر جا سکتے ہو اپنی میڈم کو نہیں۔'' بیڈ سے اتر کر اس نے سعد کا ہاتھ تھام ''لیا تھا۔

’’جانتا ہوں کہ تم اس کی ہم شکل ہو مگر وہ تو نہیں ہو نا۔ ‘‘

پاگل۔‘‘ہونٹوں پر پیار بھری مسکان لاتے ہوئے وہ اس کے قریب آئی۔’’میں تمھاری ‘‘

’’میڈم ہوں میری جان، سچ مچ تمھاری کلپنا۔

وہ حیرت سے اچھل پڑا تھا۔’’کلپنا.... مم.... مگر....‘‘ وہ ہکلا گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی اسے خیال آیا کہ وہ مسلسل صاف ہندی میں بات کر رہی ہے۔ جبکہ ثانیہ چند الفاظ سے زیادہ ہندی نہیں بول سکتی تھی۔

ہاں میری جان۔‘‘ وہ اسے کھینچ کر بیڈ تک لائی۔’’وہی کلپنا جس کے مسائل کی وجہ سے تم ‘‘ سو نہیں سکتے تھے، جس کی پریشانیاں اب بھی تمھارے دماغ سے محو نہیں ہو سکیں، وہی کلپنا جس نے کہا تھا کہ اگر وہ مر گئی تو اس کا متبادل تمھیں مل جائے گا، وہی کلپنا جس نے تمھارے لیے اسلام تو قبول کر لیا تھا لیکن اظہار کی جرات نہ کر سکی.... تمھاری اور صرف تمھاری

’’کلپنا۔

’’.... سعد گویا پتھر کا ہو چکا تھا۔’’یہ سب کیسے ہوا، تم تو جل چکی تھیں اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہنسی۔ ’’سب ڈراما تھا۔ یاد ہے نا میں ہر ہفتے کالے حجاب میں جنرل ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کیا کرتی تھی۔ ایک بار مجھے ایمرجنسی وارڈ میں پانچ جوان اپنی چھوٹی بہن کے گرد بیٹھے روتے نظر آئے۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ ان کی بہن دل کے دل والو بند تھے اور ان کے پاس علاج کی رقم موجود نہ تھی۔ مجھ سے ان پانچ بھولے بھالے جوانوں کا رونا برداشت نہ ہو سکا۔ مالی مشکلات کا شکار ہونے کے باوجود میں نے ان کی بہن کا علاج کروادیا۔ دو ماہ بعد ان کی بہن بالکل ٹھیک ٹھاک تھی اور وہ تمام مجھ سے اتنی عقیدت واحترام سے پیش آرہے تھے کہ شرمندگی ہوتی تھی۔ وہ بار بار کہتے کہ کاش وہ میرے احسان کا بدلہ چکا سکتے۔ انھی دنوں شوٹنگ کی مصروفیت کی وجہ سے میں کچھ لکھ نہیں پارہی تھی لیکن ایک نئ کہانی کا پلاٹ میرے دماغ میں موجود تھا جو میری زندگی پر منطبق ہوتا تھا۔ پس بجائے اس پر کچھ لکھنے کے میں نے وہ عملی زندگی میں فلمانے کا پروگرام بنالیا۔ اور اس ضمن میں سراج اور امان کو اعتماد میں لے لیا۔ بغیر کسی جھجک کے وہ میری مدد کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ ان کی چھوٹی بہن کا نام ثانیہ تھا جو میں نے اپنا لیا۔ اپنی موت کا ڈراما رچانے سے پہلے اپنی ہم شکل کا چرچا کروادیا۔ روزانہ شوٹنگ سے واپسی پر میں تمھارے جاتے ہی برقع اوڑھ کر عقبی رستے سے گھر سے نکلتی جہاں ایک سوزکی وین لے کر امان سے چھوٹا بھائی فخر موجود ہوتا تھا۔ اسٹیج شو میں آدھے گھنٹے کی پرفارمنس دکھا کر میں فخر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی کے ساتھ لوٹ آیا کرتی۔ میری ہم شکل کا پرچا ہوتے ہی میں نے کلپنا کو مروا دیا۔ اس منصوبے پر عمل کرنے سے دو ہفتے پہلے میں نے گھر میں خفیہ کیمرے لگوا دیے تھے تاکہ میری موت میں کسی کو شبہ نہ رہے۔ ڈکیتی کے دن تھیٹر سے واپس آتے ہی میں نے گھر کی بجلی کا مین سوئچ آف کر کے بہ ظاہر الیکٹریشن کو بلوایا۔ لیکن الیکٹریشن کے روپ میں سراج اور امان سوزکی وین میں وہ ایک لاوارث لڑکی لاش چھپا کر لائے تھے۔ ملازموں کو بہانے سے دائیں بائیں کر کے میں نے اپنی نگرانی میں لاش بیڈ کے نیچے رکھوائی اور وہ مین سوئچ آن کر کے چلے گئے۔ تجوری میں موجود بھاری رقم میں پہلے ہی اس کوٹھی میں موجود خفیہ تہہ خانے میں منتقل کر چکی تھی جس کے بارے صرف میں ہی جانتی ہوں۔ باقی میرا اور فخر بھائی کا فرضی مکالمہ گولی لگنا خواب گاہ کو آگ لگانا یہ سارا پولیس کو بھٹکانے کے لیے تھا۔ میری فرضی لاش جل کر راکھ ہو گئی یوں پہچان کا ٹنٹنا بھی ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کے مسائل آسان تھے اور آپ کے سامنے ہیں۔"

"مجھے اس منصوبے سے کیوں باہر رکھا۔" خفگی بھری لہجے میں کہتے ہوئے اس نے گلہ کیا۔

وہ ناز بھرے انداز میں مسکرائی۔ "کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ اداکاری تمھارے بس کا روگ نہیں ہے۔ دوسرا میری موت کے بعد تمام کی نظروں نے تمھیں گھیرے میں لے لینا تھا۔ اگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پولیس شبے کی بنیاد پر تمھیں تشدد کا نشانہ بناتی یا موہن داس وغیرہ کوئی ایسی کارروائی کرتے تو شاید تمھارے منہ سے کوئی الٹی سیدھی بات نکل جاتی۔اسی وجہ سے تمھیں اس منصوبے کی ہوا بھی نہ لگنے دی۔"

"اب کیا ارادہ ہے۔"سعد جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔

"اب جو میر اسعدی چاہے۔چند،ماہ کے اندر بچ جانے والی ادھوری فلموں کی تکمیل کے بعد فلمی دنیا کو خیر باد کہہ دوں گی کیوں کہ اردو تو صحیح طرح بول نہیں سکتی۔ایک ان پڑھ لڑکی کا فلموں سے کیا واسطہ۔بس میں اور میر اسعدی دنیا کی سیر کو نکلیں گے۔"

اور سعد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے آغوش میں سمیٹ لیا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB